تسخیرِ عالم

جامِ جمشید

www.freeamliyaatbookspdf.com
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks/

مصنف

پنڈت گردھاری لعل منجم و جفار

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/
محمد شبیر قادری

علمِ مقناطیسِ حیوانی

مقناطیس اس پتھر کو کہتے ہیں جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ہندی میں اس کو چمک پتھر کہتے ہیں۔ حقیقت میں اگر غور کیا جائے تو مقناطیس کے مجازاً معنے کشش کے کیے جاتے ہیں۔ جو در حقیقت قابلِ تسلیم ہیں۔ پرماتما نے یہ کشش تمام عالم کی موجودات و مخلوقات کے ہر فرد بشر کو بخشی ہوئی ہے۔ اور ہر چیز میں یہ طاقت موجود ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو قانونِ قدرت میں فرق آجاتا۔ اور دنیا کا کوئی کام نہ چلتا۔ اگر غور اور توجہ سے دیکھو گے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ تمام کاروبار جہان کے اسی کشش کی خاصیت سے چل رہے ہیں۔ علم ہیئت کے جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ سورج میں ایک مقناطیسی کشش موجود ہے۔ جو دیگر سیاروں کو سورج کے گرد حرکت کرنے پر مجبور کیے ہوتے ہے۔ جس کے سبب سب ستارے سورج کے گرد پھرتے ہیں اور ان کی کشش سے دیگر اقماران کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ جن لوگوں کا یقین ہے۔ کہ زمین کے گرد سیارے پھرتے ہیں۔ وہ زمین میں کشش اور سیاروں میں حرکت ہونا

بتلاتے ہیں۔ سیاروں کی قوت جاذبہ کا اثر جو زمین پر پڑتا ہے وہ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ سورج کی کشش سے کائنات برقرار ہے۔ چندرماں کی کشش سے تمام رسوں کی پیدادار ہے۔ زحل کی تاثیر سے مادہ لوہا ہو جاتا ہے کہربا ایک قسم کا گوند ہے۔ جو گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ شمع کی روشنی کی کشش پروانہ کو گھائل کر دیتی ہے۔ غرضیکہ قوت کشش ہر چیز میں موجود ہے۔ لیکن ہمجنس میں زیادہ ہوتی ہے۔ ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف جلد کھنچی جاتی ہے۔ انسان انسانوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر حیوان حیوانوں سے ملکر۔ چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اس کی کشش ہر ایک چیز کو اپنی طرف کھینچ لاتی ہے پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ایسی متبرک اور نادر الوجود قوت کشش کو اپنے جسم کے اندر تلاش کر کے پیدا کریں۔ کہ جس کے جذبہ سے ہم قوت ایزدی کے رازوں سے واقف ہو کر دنیا اور عاقبت کی مشکلوں کو حل کر لیں۔ لہذا اس رسالہ میں آپ کی توجہ اس طرف دلا کر امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ضرور اس کے حاصل کرنے میں کوشش سے کامیاب ہونگے ٭

پنڈت گردھاری لعل منجم وجفار سیالکوٹی

لاہور

طلسمِ اوّل

علمِ مسمریزم

یوگ ابھیاس جو اہل ہنود کا قدیمی علم ہے۔ جس کے جاننے والے مہاتما اور یوگی لوگ بڑے بڑے زبردست عالم و عامل ہو چکے ہیں۔ جو اس علم کے ذریعہ مجسم ہی پرواز کر جاتے تھے۔ اور ہوا میں معلق ہو کر ایشور کی اوپاسنا کرتے تھے۔ اور سمادی لگا کر زمین کے اندر ہی اندر کہیں کے کہیں جا نکلتے تھے۔ ناموجود چیزوں اور مُردہ روحوں کو سامنے بلا لیتے تھے۔ آپ نے صدہا روایتیں سُنی ہونگی کہ فلاں مہاتما فلاں تاریخ کو فلاں مقام پر تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی دوسروں نے بیان کیا کہ نہیں۔ وہ اس روز فلاں جگہ تھے۔ فلاں یوگی نے سمادھی لی۔ اور فلاں میلہ پر ہم کو دکھائی دیا۔ غرضیکہ اس طرح کی صدہا روایتیں سُنی جاتی ہیں بہت لوگوں نے اس متبرک علم کے ذریعہ کشف کا درجہ پایا۔ اور اپنی اپنی کرامتیں دکھلائیں۔ اور لوگوں کو اس علم کا قائل اور معتقد بنایا۔ جن کی بزرگی کے اب تک لوگ قائل چلے آتے ہیں۔ اور آج تک اِن کی سمادھیوں اور مورتیوں کو پوجتے اور مرادیں مانگتے ہیں ؎

اعتراض - اگر آپ اعتراض کریں - کہ وہ درجہ کمال تک پہنچ چکے تھے - تو پھر وہ گئے کہاں - زندہ کیوں نہیں ہیں - اگر آپ روح کی بقا اور فنا - کی باریک رموزات کو دیکھیں گے - تو یقین کامل ہے کہ آپ کو ایسے لوگوں کی موت سے انکار ہو گا مگر پھر آپ کے دل میں خیال پیدا ہو گا - کہ وہ مجسم تو نظر نہیں آتے - اس اعتراض سے پیشتر آپ روح اور جسم کے تعلقات کی تحقیقات کریں - تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے - کہ در حقیقت ہم غلطی پر ہیں - لیکن میرے خیال میں آپ کا خیال بھی درست ہے - کیونکہ زمانہ کے انقلاب نے ان نادر الوجود علموں میں بھی سخت انقلاب کر دیا ہے - اور لوگوں کو یہ علم جھوٹ بدیا اور جادوگری نظر آتے ہیں - کیونکہ زمانہ گذشتہ ہی نہیں - بلکہ زمانہ حال میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں - جو اس علم کے تھوڑے بہت ابتدائی اصولوں میں ملکہ و دسترس حاصل کر کے قوت روحانی کے تماشے دکھا چکے ہیں - وہ لوگوں کو اس علم کی شعبدہ بازیاں دکھلا کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں - اور ان کو لوگ جادو کہتے ہیں - اور اس علم کے حاصل کرنے کی ہمت ہار چکے ہیں - مگر واہ رے زمانہ کی نیرنگیاں آخر کار ہر زمانے کا کمال کا جب وقت آیا - تو اہل یورپ کے محققوں نے سائنس اور علم راز کی سوسائٹیاں قائم کر کے ایسے مخفی اور نادر العلوم کی تحقیقات کو درجہ تکمیل تک پہنچایا اور اس عالم کے باریک رموز کو ضبط کر کے انہوں نے لوگوں کے خیالات کو مد نظر رکھ

www.freedunyaatbooks.com FREEDUNYAAT BOOKS

کہ ایسے آسان طریقہ مشتہر کرنے شروع کرائے۔ کہ جس سے لوگ بآسانی جادوگر بن سکیں۔ اور لوگوں کو توجہ اور شوق دلانے کے لیئے اس کا انگریزی نام ہپناٹایزم رکھا۔ جس کو عام لوگ مسمریزم کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور اس علم کے مشقی طریقے بتلا کر اور تجربات دکھلا کر لوگوں کو اس کا ایسا دلدادہ بنادیا۔ کہ زمانہ میں اس کا شوق دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جدھر دیکھو اس علم کا چرچا ہو رہا ہے اور ہر شخص ادنے و اعلیٰ اس کے حاصل کرنے کا شائق پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ علم اپنی روحانی کشش و قوت جاذبہ سے سائنس میں اعلیٰ مدارج حاصل کر رہا ہے۔ اور اسکولوں کے طالب علموں تک اس کے دل و جان سے شیدا ہو رہے ہیں۔ مگر اکثر لوگ بباعث جلد بازی کے صبر و استقلال سے کام لینا نہیں چاہتے اور اپنی آئندہ ترقی کے زینہ سے گر جاتے ہیں۔ اس علم کے عامل کو صبر و استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ اپنی پریکٹس اور مشق کو خوب بڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ جس قدر شائق اپنی قوت جاذبہ کو بڑھائیگا۔ اسی قدر اس علم کے عجائبات کا مشاہدہ کرتا جائیگا۔ اور اس کے بیشمار فوائد سے مستفیض ہوتا جائیگا۔ چونکہ اس علم میں روحانی طاقت سے کام لیا جاتا ہے۔ جس پر اس کا تمام دار و مدار ہے ❊

طلسم دوم

روحانی طاقت

روحانی طاقت نعمت غیر مترقبہ ہے جو کہ حاصل ہو جاتی ہے یکسوئی قلب سے۔ اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے تصور سے اور تصور حاصل ہوتا ہے اجتماع خیالات سے۔ اجتماع خیالات کا بڑا بھاری مرکز دل ہے۔ مگر یہ اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کو اپنے اصلی مدعا پر قائم نہیں رہنے دیتے۔ وزیر یا تدبیر اس کی آنکھیں ہیں۔ اور مشیر اس کے کان ہیں۔ جو اس پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔ اور یہ ان کا مطیع و فرماں بردار ہے۔ کیونکہ انتشار خیالات اس وقت ہوتا ہے۔ جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشوں کا مرکز دل ہے۔ جس میں طرح طرح کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں ایک تو ضمیر کی اپنی خواہش ہوتی ہے۔ جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے۔ جو اس کو کانوں سے سن کر پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آ جاتی ہے۔ ایسا ہوا اس کا مرید ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ چونکہ یہ دو وزیر یا تدبیر اس شے کی اصلیت

وماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر دیتا ہے جس کے مشورہ سے اس کو اس کی مقبولیت ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو تجربہ کیجئے اور دیکھ لیجئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لگا دیجئے یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے۔ یوں ہی جب آپ کے کان میں کسی عجیب و غریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی وہ خواہش معدوم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائیگا۔ اور آپ کو اس عجیب و غریب واقعہ کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہو جائے گی۔ پس یہی انتشار خیالات ہے جس کے روکنے سے یکسوئی قلب پیدا ہو کر طاقت روحانی حاصل ہوتی ہے۔ جس کا تعلق زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھو جب ہم کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کے یکسوئی قلب کا نتیجہ ہوتا ہے جس سے وہ قبل از بیان کرنے کے ہمارے دلی منشاء پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس لئے یکسوئی قلب کا ہونا ہر حالت میں ضروری ہے ؛

محمد شبیر قادری

طلسم سوم

یکسوئی قلب

یکسوئی قلب سے مراد ہے۔ اپنے خیال کو ایک مرکز پر قائم

کرنا۔ مگر یہ بدوں استقلال اور یقین کامل کے قائم نہیں ہو سکتا۔ پس جس انسان میں استقلال اور یقین نہیں وہ بے اعتقاد ہے۔ اس کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ کسی کام میں کامیابی نہیں اٹھا سکتا۔ دیکھو بعض آدمی جب کوئی کام شروع کرتے ہیں۔ تو بباعث بے اعتقادی اور بے استقلالی کے اُن کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا اصلی مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر ایک کام کی ابتدا میں خواہ اس کا نتیجہ نیک ہو یا بد اس میں دلی توجہ سے ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہئے۔ اور دل میں یقین کامل رکھنا چاہئے۔ کہ ہم اپنے ارادے میں کامیاب ہونگے۔ نتیجہ کے لئے استقلال اور وقت کا منتظر رہنا چاہئے۔ پس شاغل کو اپنے شغل میں ایسا مستغرق ہونا چاہئے۔ کہ سوائے اپنے اندرونی مدعا کے بیرونی چیزوں کے سننے اور دیکھنے سے اپنے آپ کو مستثنیٰ کرے۔ گو ابتدائی حالت میں ایسی مصروفیت ہونی محال ہوتی ہے مگر رفتہ رفتہ عادت ڈالنے اور خیال کو ایک طرف لگانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یکسوئی قلب کے لئے سب سے پہلے تصور ہونا چاہئے جب تک کسی بیرونی چیز کا اندرونی نقشہ دل پر نقش نہ ہو گا۔ تب تک تصور کا قائم ہونا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اہل ہنود نے یکسوئی قلب کے لئے سب سے ادنیٰ درجہ بت پرستی کا قائم کیا۔ تاکہ ایک قائم مقررہ پر ایک چیز کی طرف توجہ دینے سے قوت خیالی کو ترقی ہو۔ اور جب مورتیوں کے تصور کے بعد انسان چیتن مورتیوں

کا تصور کر کے رُوحانی طاقت کو حاصل کر لے۔ کیونکہ تصور بدُوں
کسی چیز کو مرکز قائم کرنے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ تجربہ ہمیں
بتلا رہا ہے کہ فقراء لوگ سب سے اوّل اپنے مرید کو کسی شے پر
تصور جمانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ پس اہل ہنود شوالوں اور
مندروں میں اگر بتوں کو پُوجتے ہیں۔ تو اہل تصوف خیالی
بتوں کو اپنا رہبر بناتے ہیں۔ پس جو لوگ جڑ مورتیوں کو اپنا
رہبر کامل سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اور تمام عمر اس میں غلطاں و پیچاں
رہتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ وہ روحانی طاقتوں کے
حاصل کرنے سے کوسوں دُور رہتے ہیں۔ یہ صوفی ابتدائے
یکسوئی قلب کیلئے تھا۔ نہ کہ ہمیشہ کے لئے۔ پس اگر کوئی شخص
ہمہ دوست کے خیال سے بُت پرستی کرتا ہے۔ تو مضائقہ نہیں۔ وہ
اس کے ذریعہ ہی قدرت ایزدی کے تماشہ دیکھتا ہے۔ جو لوگ
تصور کی رموز سے واقف ہیں۔ ظاہری نظر میں بُت پرستی
کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں ٭

صوفیائے کرام یکسوئی قلب کے لیے عشق مجازی کی ہدایت
کرتے ہیں۔ تاکہ دل ایک طرف لگ جائے۔ اور خیالات میں انتشار
نہ ہونے پائے۔ بے شک یکسوئی قلب کے لئے عشق مجازی کی
لٹک بہت آسان اور نہایت پُر تاثیر ثابت ہوتی ہے لیکن یہ بھی
یاد رہے۔ کہ یہ بڑی خطرناک ہے۔ کیونکہ فیصدی ایک آدمی بھی اس
کی اصلی غرض سے مستفید نہیں ہوتا۔ لاکھوں میں کوئی ایک
صاحب قسمت نکلتا ہے۔ جو اس گوہر مقصود سے دامن امید بھرتا

ہے۔ ورنہ عموماً تمام اس عمیق دریا میں ڈوب کر اپنی زندگی بھی حرام کر لیتے ہیں ﴿

عاشقانِ صادق کے قصہ جات اور حکایات سُننے اور پڑھنے سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ جذبۂ محبت میں ان کی رُوحانی طاقتیں کس حد تک بڑھی ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے اس کے ذریعہ وہ کام کیئے جو انسانی طاقت سے بعید تھے۔ فرہاد کا شاہزادی شیریں کی تصویر دیکھ کر عشق مجازی کا دلدادہ بننا اور تنِ تنہا تیشہ سے پہاڑ کاٹ کر نہر چلانا ظاہر میں افسانہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر بنظر غور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یکسوئی قلب اور قوتِ رُوحانی کا ہی کرشمہ ہے۔ مجنوں کا عشقِ لیلیٰ میں مست و محو ہو کر جنگلوں کی خاک چھاننا اور سوختہ تن کلہاڑے کی ضرب سر پر کھا کر لیلیٰ کا نام لینا یہ تصویر اور اجتماع خیالات کا ہی نتیجہ ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل کے لوگ ان کی حکایات اور قصہ جات سُن کر ان سے نفع نہیں اٹھاتے بلکہ اپنے خیالات کو گندہ کر کے زندگی حرام کر لیتے ہیں۔ جہاں تک دیکھا جاتا ہے۔ کوئی شخص زمانہ حال میں رُوحانی مادہ پیدا کرنے کیلئے عشق مجازی کا پیرو کار نہیں ہوتا۔ بلکہ شہوت پرستی کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر ایسے اندھے کنوئیں میں گرتا ہے۔ کہ جہاں سے پھر اس کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تجربہ اس بات کا گواہ ہے۔ کہ جب محبت کا بھوت سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ تو انسان اپنے جامۂ ہستی سے بے خبر ہو کر اپنی زندگی کو تلخ کر دیتا ہے۔ پس اگر وہ اس جذبۂ محبت میں اپنے خیالات کو ناجائز افعال

سے روک کر روحانی افعال میں لگا لیوے۔ تو بے مبالغہ قدرتِ ایزدی کے رازوں سے آگاہ ہوجاتے۔ مگر اب تو معاملہ دِگرگوں ہورہا ہے۔ لذّتِ نفسانی اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے اور دل کو سیاہ کردیتی ہے اور یہ باطنی آنکھوں سے اندھا ہو کر اس بھنور ساگر کے گرداب بھنوروں میں چکر کھا کھا کر غرقِ آب ہوجاتا ہے۔ پس جس غرض اور مقصد کے لئے عشقِ مجازی کا طریقہ تجویز کیا گیا تھا وہ غرض زمانہ حال میں پوری نہیں ہوتی اور اکثر لوگ بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاتے ہیں۔ پس جو لوگ مندرجہ طریقہ سے منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ روحانی طاقت کے حاصل کرنے کے دیگر وسائل اختیار کریں۔

طلسم چہارم

تصوّر

تصوّر بہت طرح کا ہوتا ہے۔ مگر تصوّر کے دو مقام ہیں آنکھیں اور دل جن میں یہ ظاہر اور پوشیدہ رہتا ہے۔ اس لئے قسمیں بھی اس کی دو ہی ہیں۔ یعنے تصوّر اندرونی اور تصوّر بیرونی۔ مگر جب تک اوّل تصوّر بیرونی نہ ہو۔ تب تک اندرونی تصوّر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب تک ہم کسی چیز کا آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کرلیتے۔ تب تک اُس کو تبدیل نہیں کرتے۔ ہاں بعض وقت

شنیدہ باتوں کا خیال ضرور ہو جاتا ہے۔ مگر بدوں ان کے دیکھنے
تصور میں ان کا لانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پس ظاہری تصور
آنکھوں میں سمایا رہتا ہے۔ اور اگر وہ تصور سچا اور دل سے
کیا گیا ہے۔ تو وہ ظاہری آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں کے
پردوں میں جا کر ایک روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہم اس
نورانی روشنی میں اپنے مطلوب کی مجسم صورت دیکھتے ہیں اور اس
کی حرکات و سکنات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اور اس نورانی
روشنی میں قدرت ایزدی کے عجیب رازوں کا نظارہ کرتے
ہیں۔ پس جب تک ظاہری تصور نہ ہو باطنی تصور ہونا مشکل ہے
مگر اکثر عاملوں نے اس کے برخلاف پیشتر ہی باطنی تصور کیلئے
ہدایت کی ہے۔ مگر میں پھر بھی کہوں گا۔ کہ یہ تصور کی دوسری
منزل ہے۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ جن لوگوں کے دل کدورت
سے پاک اور صاف ہیں۔ وہ اس منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر
پھر بھی جب تک انہوں نے کسی چیز کی شکل نہ دیکھی۔ وہ
ہرگز اس کو تصور میں نہیں لا سکتے۔ ایک عامل سے جب
ایک دفعہ تصور کے متعلق ذکر آیا۔ تو انہوں نے باطنی تصور کو
ترجیح دیکر فرمایا کہ ہم بالکل ایک آسان ترکیب باطنی تصور کی
بتلاتے ہیں۔ جس کو انہوں نے یوں بیان کیا۔ کہ رات کو جب
سونے لگو تو ہاتھ منہ دھو کر چارپائی پر جس کا سرہانہ شمال
اور پاؤں جنوب کو ہو چت لیٹ جاؤ۔ اور آنکھیں بند کرکے
چھوٹے برتن پیالی وغیرہ کا نقش دل میں بٹھاؤ۔ اور اس کی

گولائی۔ چوڑائی شکل و شباہت کی ایسی تصویر خیالی دِل میں بناؤ۔ کہ گویا وہ تمہارے سامنے مجسم پڑی ہوئی ہے۔ اسی خیال میں تم سو جاؤ۔ اور کم از کم ایک ہفتہ تک اس کا تصور خوب کرو۔ اس کے بعد اس سے کسی بڑی چیز کی طرف توجہ کرو۔ اس طرح ہر روز کیا کریں۔ غرضیکہ اس طرح چھوٹی سے بڑی تک سات چیزیں اپنے دِل میں بٹھلا لو۔ ان کا تصور تم کو یہاں تک ہو جائے۔ کہ جب تم کو ذرا بھی اس چیز کا خیال آجائے تو فوراً اس کی مجسم شکل تمہاری آنکھوں کے سامنے کھینچ جائے ؎

دیکھیو ایک عامل تصویر ذیل میں شب کے وقت باطنی تصور کر رہا ہے ؎

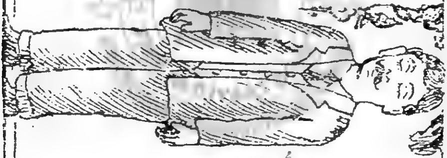

محمد شبیر قادری

پس جب مشق کامل ہو جائے۔ تو نصف شب کے وقت اس طرح چت لیٹ کر ہاتھ میں ایک چھڑی بید وغیرہ کی لے لو۔ اور آسمان میں اس چیز کی جو کہ چھڑی مارنے سے آواز دیوے۔ خوب تصور کر کے اس کو مجسم اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ جس وقت تم کو پورا یقین ہو جائے۔ کہ درحقیقت وہ چیز میرے سامنے رکھی

ہے۔ تو وہ چھڑی اس کو مارو۔ تمہارے تصور کی طاقت سے اُس وقت تمہارے کانوں بلکہ دیگر اوس پڑوس کے لوگوں کو بھی ایک آواز سنائی دیگی۔ پس اس وقت جان لو۔ کہ ہمارا تصور اصلی حد تک پہنچ گیا ہے۔ پس ایسی مشق اور تجربہ کے بعد تم جس چیز کا تصور کر کے جو حرکت خیالی اُس کو دو گے۔ اُس کا اثر کامل اُس پر پڑے گا۔ اس ترکیب عمل پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب سے پہلے آنکھوں کا ہی تصور ضروری ہے۔ کیونکہ جس شخص نے آنکھوں سے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ وہ کس طرح اس کا تصور کر سکتا ہے کیونکہ بدوں ابتدا کے یعنے ظاہری تصور کے اس عمل کا کرنا خواہش پر مبنی ہے۔ اور خواہش دل سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جس خواہش کی تصویر ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔ وہ کس طرح ہمارے خیال میں آسکتی ہے۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خواہش یعنے خیال دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تصور اس کا آنکھوں میں ہوتا ہے ٭

طلسم پنجم

قوتِ خیالی

انسان میں سب سے زیادہ قوتِ خیالی کا جوہر ہے جس کے بموجب لائق نیک و بد کام کرتا ہے۔ بعض وقت یہ اپنے

خیال سے بہادر اور جوانمرد بن جاتا ہے۔ اور بعض وقت بزدل اور خوف زدہ ہوجاتا ہے۔ اور بعض وقت دقیق خیال میں پڑ کر اپنے جسم سے بھی بے خبر ہوتا ہے۔ اور اُس خیال کی عکسی تصویر اس کے دل پر ایسی نقش ہوجاتی ہے۔ کہ گھنٹوں آپ ہیں مست ومحو ہو کر اس کے وجود کو قائم کر لیتا ہے۔ بلکہ کسی مشکل اور مبہم بات کو حل کر لیتا ہے۔ ایشور نے خیالات کا میدان انسان کے لئے ایسا وسیع بنا دیا ہے۔ کتنی ہی دل کے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر نیچے اُوپر پڑتا ہؤا ہر لحظہ و ہر گھڑی چشم زدن میں کروڑوں منزلوں کی مسافت طے کرتا ہؤا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح پر اپنے اصلی مقام پر واپس آجاتا ہے۔ پرماتما نے اس خیال کو ہمہ صفت موصوف رکھا ہؤا ہے۔ کوئی شخص اس کی صفات اصلی سے ماہر نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ قوتِ ارادی کو کام میں نہیں لاتا قوتِ ارادی وہ جوہر ہے۔ جس کے ذریعہ ہم ایسی چیزوں پر غالب آجاتے ہیں۔ جو ہماری طاقت سے باہر ہوتی ہیں۔ پس غور سے دیکھنے پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ خیالی قوت کی کامیابی کا زینہ قوتِ ارادی ہے۔ پس جب تک خیال پر قوتِ ارادی یہاں تک غالب نہ ہو۔ کہ انسان محویت کے عالم میں پڑا ہؤا دنیا کے دھندوں سے بے خبر ہوجائے۔ جیسا کہ گہری نیند میں سویا ہؤا ہوتا ہے۔ تب تک اصلی غرض سے محروم رہتا ہے تجربہ سے دیکھ لو کہ یہ دونو چیزیں نیند میں بھی موجود رہتی ہیں ؎

روایت ہے کہ ایک طالب علم کو مدرسہ میں ایک روز اُستاد نے کچھ لکھنے کو دیا۔ کہ جو اس لڑکے کی علمی طاقت سے باہر تھا۔ لڑکا اس کو دیکھ کر چکر کھانے لگا۔ مگر اس کا خیال اس طرف بندھ گیا کہ میں اس کو لکھ لوں گا۔ مسودہ لیکر گھر آیا۔ اور خیال دوڑانے لگا۔ مگر اس کی عقل چکرانے لگی۔ اور وہ ایسی حالت میں سو گیا۔ اور کچھ دیر کے بعد خواب غفلت سے اُٹھا اور چراغ روشن کر کے اُس نے اُس تمام مسودہ کو لکھ کر رکھ دیا۔ اور خود پھر سو گیا۔ جب صبح اُٹھا تو مسودہ اپنا دستی لکھا ہوا دیکھ کر متعجب ہو گیا۔ اور اس خیال میں پڑا ہوا سوچنے لگا۔ کہ میرے دستخطی مسودہ کو کون لکھ گیا۔ اسی خیال میں لڑکا مدرسہ میں گیا۔ اور اپنے اُستاد سے رات کی ساری سرگذشت بیان کر کے مسودہ دکھا دیا۔ اُستاد لڑکے کی بات سن کر متعجب ہوا۔ اور اُس کو خیال پیدا ہو گیا۔ کہ در حقیقت یہ کوئی عجیب بھید ہے۔ اس کو معلوم کرنا چاہئے۔ دوسرے روز اُستاد نے اُس سے بھی مشکل مسودہ اُس کو دیا۔ چونکہ لڑکے کا خیال پہلے مسودہ کو دیکھ کر کچھ مضبوط ہو رہا تھا۔ اُس نے بلا انکار وہ بھی لے لیا۔ اور اس طرح گھر میں لے آیا۔ اُستاد اس دلچسپ کیفیت کو دیکھنے کے لئے رات کو اُس کے گھر میں اُسی کوٹھڑی یا کمرے کے اندر ایک کونہ میں بیٹھ گیا لڑکا پھر اُسی حالت میں بد غور و فکر سو گیا۔ اور کچھ دیر کے بعد اُٹھا اور بدستور کاغذ قلم لیکر اپنا مسودہ لکھنے لگا۔ اور مسودہ

لکھ کر اُس کے نیچے اپنے دستخط کر دیئے۔ اور صبح کو جب اُٹھا تو مسودہ لکھا ہؤا پایا۔ لڑکا اسکول میں گیا۔ اور اُستاد کو دکھلا کر کہا۔ کہ میرا تو حال بدستور ہے۔ نہ معلوم میرا مسودہ کون رات کو لکھ کر رکھ جاتا ہے۔ اُستاد نے لڑکے سے کہا۔ اے عزیز تو اپنی اصلی حالت سے بے خبر ہے۔ یہ سب تیرا کام تیرا ہی کیا ہؤا ہے۔ کیا آپ اس تمثیل کو پڑھ کر توجہ نہیں دینگے۔ اور یقین نہیں لا دینگے۔ کہ قوت خیال پر قوت ارادی اس قدر غالب ہوئی کہ لڑکے نے بے خبری کی حالت میں اُس وقتیع سوال کو حل کر کے دکھلا دیا۔ ایسی سینکڑوں باتیں آپ نے دیکھی ہونگی یا سُنی ہونگی۔ مگر آپ نے کبھی ان پر توجہ نہیں دی ہوگی۔ اگر آپ ان پر توجہ دیں۔ تو بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ درحقیقت قوتِ خیالی اور ارادی پرماتما نے ایک جوہر اعظم بخشا ہؤا ہے جس سے ہم اپنی کم توجہی سے محروم ہیں۔ مگر خیال رہے۔ کہ بعض وقت اِنسان کا خیال اس کو مغلوب اور خطرۂ جان میں بھی ڈالتا ہے۔

روایت ہے کہ ایک سادھو کا چیلہ گداگری کرنے دوسرے گاؤں میں شام کے وقت جایا کرتا تھا۔ اور ابتدائے تعلیم نے اس کے دل میں بھُوت کا وہم غالب رکھا ہؤا تھا۔ پس جب رات کو وہ گدائی سے واپس آتا تو راستہ میں ایک اندھیری جگہ میں اُس کو بھُوت کا خیال سما جاتا۔ جس سے اُس کی طاقت مغلوب ہو جاتی اور وہ خوف سے بھاگتا

مگر اُس نے یہ راز کسی کو نہ بتایا۔ اور دن بدن لاغر ہوتا گیا۔ ایک
روز اُس کے گورو نے پوچھا کہ تم لاغر کیوں ہوتے جاتے
ہو۔ تم کو کونسا ایسا فکر لگ گیا ہے۔ تب اُس نے اپنے
گورو سے کہا۔ کہ مجھ کو کوئی فکر نہیں۔ مگر جب میں گاؤں سے
بھیک مانگ کر واپس آتا ہوں۔ فلاں مقام پر ایک سیاہ
بھوت مجسم حالت میں ملتا ہے۔ جس سے مجھ کو کمال خوف
آتا ہے۔ گورو نے کہا۔ کہ اچھا فکر مت کرو۔ کل ہم تمہارے پیچھے
ایک منتر کا جاپ کریں گے۔ اور تم تب جاتی دفعہ اپنے ایک ہاتھ
پر خوب سیاہی لگا لینا۔ اور جب وہ تم کو دکھلائی دیوے۔ تو
سب سے اوّل تم فوراً اُس کے منہ پر سیاہی مل دینا۔ پھر آئندہ
کبھی تمہارے سامنے نہ آئیگا۔ پس اس طرح دوسرے روز
اُس سادھو نے کیا۔ اور ہاتھ پر تیل ملکر خوب سیاہی مل
لی۔ جب شب کو اُسی مقام پر آیا۔ تو بھوت نظر آنے لگا۔
اُس نے حسب ہدایت اپنے گورو کے سیاہی کا ہاتھ اُس کے منہ
پر پھیر دیا۔ اور بے خوف و خطر گورو کے پاس آیا۔ اور
تمام ماجرا اُس کے گوش گذار کیا۔ تب گورو نے کہا۔ کہ وہ
آئینہ اُٹھا لاؤ۔ اور اپنا منہ دیکھو۔ جب اُس نے دیکھا۔ تو اُس
کو اپنا چہرہ تمام سیاہ نظر آیا۔ اور حیران ہوا۔ تب گورو نے
ہدایت کی۔ کہ یہ تمہارے ہی خیال کا نتیجہ ہے۔ دیکھئے خیال
نے اس کو بھوت کا وہم ڈالا۔ اور قوت ارادی نے جائے مقررہ
پر اس سے علیحدہ ہو کر دل کو مجسم صورت میں اپنا آپ دکھلا کر

بھوت کا نظارہ کرا دیا اور پھر وہ خود ہی اُس کے مُنہ پر سیاہی کا ہاتھ پھیر کر اس کا حوصلہ برقرار اور قائم کر دیا۔ پس قوت خیالی اور ارادی کا جوہر ہر انسان میں موجود ہے جس کے حاصل کرنے کے لیئے ہر وقت اس کو تلاش کرنی چاہئے کیونکہ قوت خیالی کی طاقت بڑی پُرتاثیر اور زُود الاثر ہے ۞

تجربہ۔ آپ کسی تندرست اور مضبوط آدمی کو کہدیں۔ کہ آپ کو کیا ہو گیا۔ دن بدن آپ کا چہرہ مرجھاتا جاتا ہے۔ اور بے رونق ہوتا جاتا ہے۔ آپ کیوں نہیں کوئی علاج کرتے ہیں وہ شخص متفکر ہو کر آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیگا۔ اور دیگروں سے بھی دریافت کرے گا۔ کہ کیا بہ نسبت پہلے کے میں کمزور ہوں اس کے کہنے پر دُوسرے شخص بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پس اُس کے دل میں خیال پختہ بیٹھ گیا اور تم دوسرے تیسرے دن اُس کو ملنے پر ضرور یاد کرا دو کہ بھائی اپنا علاج کرو۔ اس طرح چند روز کے کہنے پر وہ شخص خود لاغر اور بیمار ہونا ظاہر کریگا۔ اور وہ اُسی فکر میں پڑ کر حقیقتاً بیمار ہو جائیگا بعض کمزور اور بزدل آدمی تو اسی وہم اور فکر میں مر جاتے ہیں۔ یہ کوئی جادو نہیں صرف خیالی قوت کی طاقت اُس کے دل پر ایسی بیٹھ جاتی ہے۔ کہ وہ مغلوب ہو کر فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور دیکھئے کہ جب آپ رات کو سونے لگیں۔ تو اپنا نام لیکر کہیں۔ کہ مجھ کو فلاں وقت بیدار کر دیا۔ پس اُسی ٹائم پر آپ کی آنکھ کھل جائے گی

بار ہا تجربہ کیا گیا۔ درست معلوم ہؤا۔ پس ان چھوٹے چھوٹے مشاہدوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے خیال میں بڑی بھاری طاقت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اجتماع خیالات سے تصور اور تصور سے یکسوئی قلب اور اس سے روحانی طاقت اور روشن ضمیری ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق ابتدائی طریقہ درج کرتے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے بہت جلد آدمی کامیابی اٹھا سکتا ہے ؛

طلسم ششم

مسمریزم کے عامل کے لئے ہدایات

(۱) اس علم کو لغو اور شعبدہ بازی مت خیال کرو بلکہ اس علم کو روحانی غذا سمجھ کر اس کے حاصل کرنے کا شوق کرو ؛

(۲) یکسوئی قلب اس علم کی جزو اعظم ہے۔ بدوں اس کے یہ حاصل ہونا مشکل ہے ؛

محمد بشیر قادری

(۳) یکسوئی قلب کے لئے تصور کا ہونا لازمی ہے۔ جو بدوں کسی چیز کی خواہش کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اول کسی چیز کی خواہش عمل سے پہلے اپنے دل میں پیدا کر لو۔

(۴) تنہائی اختیار کرو۔ جہاں کسی کی آواز بھی کان میں نہ پہنچے۔ اپنے خیالات کو ایک مرکز پر قائم کرکے اس کے دھیان میں لگ جاؤ۔

اور سوائے اس کے کسی دیگر خیال کو دل میں نہ آنے دو۔
(۵) مقوی اشیاء کا استعمال کرو۔ بشرطیکہ تمہارا دماغ ضعیف ہو اور اپنے آپ کو ایسی غذا اور فعل سے جہاں تک تم بچا سکتے ہو بچاؤ جس سے دل اور دماغ کمزور ہونے کا اندیشہ ہو ۔

(۶) ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ جو فعل ناجائز کے عادی ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ایسی باتیں سُنا کر اُن کے خیالات کو بگاڑ دیتے ہیں ۔

(۷) سچائی کو ہمیشہ پسند کرو۔ جھوٹ بولنے سے بچو۔ بلکہ دروغگو لوگوں کی صحبت میں نہ جاؤ ۔

(۸) اول تو لالچ کو چھوڑ دو۔ ورنہ امر واجبی سے پہلو تہی نہ کرو۔ ہاں غیر واجب لالچ کے لئے ہاتھ نہ پسارو۔ کیونکہ لالچ سب سے زیادہ اس کے خیالات میں انتشار لانیوالا ہے ۔

(۹) جو جو باتیں اس علم کے ذریعہ مشاہدہ میں آئیں۔ ان کو شعبدہ سمجھ کر کسی دوسرے پر ظاہر مت کرو کیونکہ موجب نقصان عمل ہوتی ہیں۔ بوقت عمل دم رواں پر توجہ کرو۔ تا کہ تم پر دائمی ورد کا راز کھل جائے۔ اکثر محققین نے اہل ہنود میں دم رواں کے ساتھ سیوہنگ اور اہل اسلام نے اللہ ہو اسم کو ہی اسم اعظم بتلایا ہے۔ جو تجربہ میں درست معلوم ہوا ہے۔ جس کو یقین نہ ہو۔ وہ گوشہ تنہائی میں دم رواں پر توجہ کر کے دیکھ لے ۔

(۱۰) حب یعنی کسی سے محبت کرنے یا اُس کو اپنے زیر کرنے کے لئے قوت اتصال اور بغض یعنے کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے

قوت انفصال سے کام لو۔ مگر حتی الذکر سے حتی المقدور جہاں تک ہو سکے پرہیز کرو ۞

طلسم ۵ مشتم

مسمریزم کے آسان طریقہ۔ آنکھوں میں قوت مقناطیسی

آنکھوں میں قوت مقناطیسی ہونے کا وہ جوہر اعظم ہے جس کے جذبہ سے حاسد مغلوب ہوتے ہیں۔ اور سنگدل لوگ مغلوب ہو کر قلبی رابطہ و اتحاد پیدا کرتے ہیں۔ پتھر دل موم ہوتے ہیں۔ درندے و پرندے زیر حکم ہوتے ہیں۔ لوگ مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں۔ ضعیف اور ناتواں۔ طاقتور اور مریض دائم المریض سے شفا پاتے ہیں جس ارادہ سے اس جوہر مقناطیسی کو جن پر ڈالنا چاہو ڈال کر دیکھ لو۔ کہ اس کو کس طرح اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ نظر نیک و بد کا جو اثر دوسروں پر پڑتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ دیکھو نظر بد کے لوگ کس طرح قائل ہیں۔ خصوصاً عورتیں اس کی زیادہ تر معتقد پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ تو فوراً نظر بد کا گمان کر کے تعویذات اور جنتر منتر سے اس کا علاج کرایا جاتا ہے۔ اور عموماً بچوں کو جلد آرام ہو جاتا ہے۔ گو زمانہ حال میں اکثر لوگ اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ مگر تجربہ اس کا شاہد ہے۔ کہ جب کسی خوبصورت

(جو اپنے دل کو اچھی لگے) چیز پر نگاہ پڑ جاتی ہے۔ تو طبیعت اس
کی خوبصورتی پر مائل ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے
کہ اگر دونوں طاقتیں برابر ہوں۔ تو مساوات رہے۔ اگر
ایک طرف کی طاقت کمزور ہے۔ تو وہ اس وقت طاقت ور
آنکھ سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور اکثر ایسا بھی دیکھا گیا
ہے۔ کہ کسی شخص نے بنظر محبت دوسرے شخص کے ساتھ
آنکھ سے آنکھ ملائے۔ فوراً اس شخص پر تاثیر ہوگی۔ اور
دونوں کے درمیان ایک ہی نظر میں رشتہ محبت قائم ہو جاتا ہے
دیکھو نگاہ کی تاثیر طرفین کے دل پر محبت کا نقش ایسا جما
دیتی ہے۔ کہ دونوں غیر قوم غیر جنس آپس میں شیر و شکر ہو
جاتے ہیں۔ اس جگہ مجھے پھر دوہرانا پڑا۔ کہ عشق و محبت
کی ابتداء نگاہ کی تاثیر سے ہوتی ہے۔ سچ ہے۔ شاعروں نے
بھی اس کی تعریف اور توصیف میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ گر
اکثر لوگ شاعروں کے خیال میں مبالغہ سمجھتے ہیں مگر اس پر
توجہ دینے سے مبالغہ معلوم نہیں ہوتا۔ اور ماننا پڑتا ہے کہ در
حقیقت نگاہ میں ایشور نے بڑی طاقت دی ہے۔ اور یہ نگاہ
ہی ہوتی ہے۔ جو دوسرے کے کلیجہ میں نشتر کی طرح چبھ
جاتی ہے۔ اور اپنی کامل تاثیر سے دوسروں کو مطیع بنا دیتی
ہے۔ نگاہ کیا ہے۔ محبت کا ایک ایلچی ہے جس سے قوت
مقناطیسی پیدا کرنے کے صدہا طریقہ اس علم کے عالموں سے
جاری ہیں۔ کوئی ابتداء میں کرسٹل (جو ایک قسم کا گول ہوائی

گولا ہوتا ہے) پر مشق کرتے ہیں۔ اور بعض آئینہ کو سامنے رکھ کر پریکٹس کرتے ہیں۔ بعض ہوائی گلاس صاف و شفاف میں پانی بھر کر اس پر نگاہ ٹھیراتے ہیں۔ اور بعض کوئی چمکیلی چیز کو مقابل رکھ کر نظر جماتے ہیں۔ یہ سب طریقے درست ہیں۔ اور مشاق کو جلد کامل بنا دیتے ہیں۔ مگر ابتدائے مشق میں مضر ثابت ہوتے ہیں لہٰذا ایک سہل اور آسان طریقہ آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنے کا سب سے بہتر یہ ہے:

طلسم ششم

آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنا

اوّل۔ ایک سفید کاغذ جو کہ دبیز ہو اس کو سات انچ مربع گول کاٹ کر اس کے عین درمیان میں نہایت عمدہ چمکدار سیاہی سے روپیہ کے برابر گول نشان کر دو۔ اور اس کو خوب سیاہ کر دو تاکہ کسی جگہ اس گول نشان میں سفیدی نہ رہ جائے۔ اور بعد ازاں اس کاغذ کو ایک موٹے کاغذ کی وصلی پر اس طرح صفائی سے چسپاں کر دو۔ کہ اس میں سلوٹ نہ پڑنے پائے اور کسی ایسے مکان میں جہاں شور و غل کی آواز مطلق نہ سنائی دے۔ شمال کی دیوار متصفا پر اس قدر اونچا لٹکاؤ۔ کہ وہ سیاہ داغ نشست سے خواہ زمین پر ہو یا کرسی پر۔ آنکھوں کی

نظر سے قریباً ڈیڑھ انچ کے بلندی رہے۔ اور تم خود اس کے مقابل روز اوّل دو وقت رفتہ رفتہ چارٹ کی دوری پر بیٹھ جاؤ اگر نشست زمین پر اختیار کی گئی ہو تو **پدم آسن** یعنی چوکڑی مار کر بیٹھو۔ اور اس سیاہ داغ کو خوب توجہ اور غور سے بلا اگرنے پلکوں کے ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہو اور سانس کو ناک کے رستہ آہستہ آہستہ خارج ہونے دو۔ روز مرہ ایک گھنٹہ یا کم و بیش جس قدر کہ تمہاری طبیعت ابتدائی حالت میں برداشت کر سکے عمل کو جاری رکھو۔ مگر جوں جوں تمہاری پریکٹس بڑھتی جائے اپنا وقت بھی بڑھاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ ہر روز تمہیں دو گھنٹہ اس کی مشق کرنے کی عادت ہو جائے۔ ابتدائی عمل میں آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ اور کچھ تھکاوٹ سی تکلیف معلوم ہو گی مگر اس کا نتیجہ خطرناک نہیں ہے۔ بلکہ مفید نکلیگا۔ کیونکہ آنکھوں میں نورانی روشنی پیدا ہو گی۔ پس حسب ہدایت جب تم نظر جما کر غور اور توجہ سے اس سیاہ نشان کو دیکھو گے۔ اوّل تو پہلے ہی روز ورنہ دو چار یوم میں ہی آپ کو اس سیاہ حلقہ کے گرد نورانی روشنی نظر آئیگی مگر خیال رہے۔ کہ اس کو اس قدر جلدی قیام نہیں ہو گا۔ کبھی نظر آئیگی۔ کبھی گم ہو جائیگی۔ لیکن روز مرہ کی مشق سے وہ نور قائم ہوتا جائیگا۔ اور بعض وقت اس سفید روشنی میں سفید رنگ کے بادلوں کے ٹکڑے دکھائی دینگے۔ اس طرح کچھ دنوں تک اس روشنی میں عجیب تغیر و تبدل ہوتا ہوا نظر آیا کریگا۔ مگر جب عامل اپنی مشق میں کامل دسترس

حاصل کریگا۔ تب وہ نورِ قائم ہوجائیگا۔ اور اس میں طرح طرح کی عجیب وغریب شکلیں نظر آیا کرینگی۔ اور بعض اوقات قبل از وقت دکھلائی دینگی۔ اور وہ نورانی روشنی عامل کی نظروں کے سامنے قائم ہوجائیگی۔ اور جس وقت وہ اس سیاہ نشان پر نظر ڈالیگا۔ وہ تمام نور اس حلقہ کے گرد بلکہ مکان کُل میں محیط نظر آئیگا۔ مگر اس جگہ یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ بعض غبی الحس اشخاص کو کئی کئی دنوں تک روشنی نظر نہیں آتی۔ اور ذکی الحس کو ایک دو روز میں ہی اس کا نظارہ ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور فوراً اس کو سفید رنگ کے بادلوں کے ٹکڑے ادھر اُدھر چکر لگاتے دکھلائی دیتے ہیں۔ اور قسم قسم کی رنگتیں اور شعاعیں نظر آکر تھوڑے دنوں کی مشق کامل سے وہ دوئی کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اور آنکھوں کے اندرونی پردوں میں یہ نورِ حقیقی داخل ہوکر عامل کو اپنی ہی قوتِ خیالی اور طاقت ارادی کے زور سے میدان اور جنگل، ور اندرونی نظر آنے

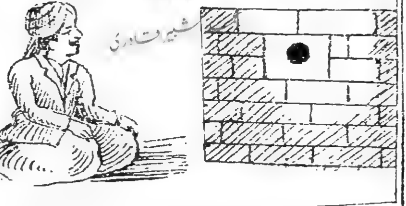

شبیر قادری

لگتی ہیں۔ اور ان کے عجیب و غریب افعال عامل پر ظاہر ہوتے ہیں دیکھو تصویر صفحہ ۲۶ ایک مشاق اس عمل کی مشق کس توجہ سے کر رہا ہے ؛

پس مشاق کو چاہئے۔ کہ اپنی مشق کو بڑھا دے۔ اور اس میں ناغہ نہ ہونے دے۔ کیونکہ ناغہ کرنا موجب خرابی عمل ہوگا بلکہ وقت مقررہ سے تجاوز نہ کرے۔ اور ہمیشہ اس ٹائم پر اپنی مشق کو جاری رکھے۔ پس اس عمل سے آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جائیگی اور پھر وہ شخص جس کی طرف نگاہ جما کر ایک لحظہ تک دیکھے گا۔ اُس پر اس کا رُعب چھا جائیگا۔ اور اس کی نیک و بد تاثیر عامل کی قوت ارادی سے اُس پر موثر ہوگا۔ ہم مقرر بتا دیتے ہیں۔ کہ اس سیاہ داغ کی روزانہ مشق سے عامل کو جو آنند اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ خود ہی کرسکتا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ میں اجتماع خیالات اور تصور اور یکسوئی قلب اور قوت روحانی چاروں چیزیں موجود ہیں جس سے عامل خود مستفیض ہو سکتا ہے۔ پس روحانی طاقت کے حاصل کرنے اور قدرت ایزدی کے مخفی راز معلوم کرنے کیلئے سب سے پہلا زینہ آنکھوں میں قوت مقناطیسی پیدا کرنا ہے جس کی ترکیب بالکل آسان بتلا دی گئی ہے ؛

طلسم نمبر

مسمریزم کی چند اصطلاحوں کا تذکرہ

(۱) **عامل** ۔ اس علم کے عمل کرنیوالے کو عامل کہتے ہیں۔ جو قوت

مقناطیسی کا اثر دوسروں پر ڈالتا ہے ۔

(۲) معمول - اُس کو کہتے ہیں - جس پر عمل کیا جائے -

(۳) کرسٹل - ایک بلور کا صاف و شفاف چمکدار گولہ ہوتا ہے - جو ابتدائے مشق اور بعض دیگر حالتوں میں عمل کیلئے کارآمد ہوتا ہے ۔

(۴) خواب - مقناطیسی وہ شیریں خواب جو عامل کی قوت جاذبہ سے معمول پر پڑتا ہے - اور وہ حالت کثیف سے لطیف میں چلا جاتا ہے اور غیب کی باتیں بتاتا ہے معمول اس عمل سے دور دراز کے سفر کر سکتا ہے

(۵) پاس - اس کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ نورانی روشنی جسم کے تمام حصوں میں پھیلائی جاتی ہے - اول سر سے پاؤں تک پاس کرنے کو لانگ یعنے لمبا پاس کہتے ہیں - اور سر سے سینہ تک پاس کرنے کو چھوٹا پاس کہتے ہیں - اور سر دریا س سے معمول کو روشنی پہنچائی جاتی ہے - اور اُلٹا پاس اس وقت کیا جاتا ہے - جب معمول کے جسم سے نور علیحدہ کرکے اس کو بیدار کیا جاتا ہے ۔

پاس کیونکر کیئے جاتے ہیں؟

آپ کو آنکھوں میں توجہ مقناطیسی پیدا کرنے کے ساتھ ہی پاس کرنے کی مشق بھی کرنی چاہئے - کیونکہ جس وقت آپ کسی پر قوت جاذبہ کو آنکھوں کے ذریعہ ڈالو گے - تو اُس کی کمی بیشی آپ کو پاسوں کے ذریعہ سے کرنی پڑے گی - اسلئے واجبی اور ضروری ہے - کہ آپ ان کی مشق بھی روزمرہ کریں - پس مشق کے لئے ایک سفید دبیز کاغذ کی سو ورق کی مجلد کتاب بنوالو -

اور روزمرہ اُس پر دس بیس منٹ تک پاس کیا کرو۔ اگر مناسب ہو۔ تو زیادہ بھی کیا کرو۔ پس اوّل اُس کتاب کو کھول کر کتاب اپنے سامنے رکھ لو۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر کتاب کے اُوپر سامنے سے اپنی طرف کو لاؤ۔ مگر احتیاط رکھو کہ انگلیوں کے سرے کتاب سے نہ لگیں۔ اور قریباً نصف انچ کتاب کے اوپر رکھیں پس اس طرح بار بار اُوپر سے اپنی طرف ہاتھوں کو لاؤ۔ اس کو الٹا پاس کہتے ہیں۔ اس طرح پاس کرنے سے روشنی باہر کو کھچ آتی ہے اور اس کے برخلاف توجہ یا ذبہ کسی چیز میں داخل کر سکتے ہو۔ اسی طرح روزمرہ پریکٹس کرنے سے بذریعہ پاسوں کے جس چیز میں روشنی داخل کرو گے پھر اُس میں سے خارج بھی کر سکو گے۔ دیکھو تصویر اُس شخص کی جو کتاب پر پاس کر رہا ہے ؛

طلسمِ وہم

مراتبِ عملِ مقناطیسی

بعض عامل ابتدائے مشق میں جب کسی معمول پر عمل کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ کہ معمول پر ان کے عمل کی کچھ تاثیر پڑی ہے۔ تو جلد بازی سے معمول پر سوالات کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ مگر معمول سوائے خاموشی کے اُن کو کچھ جواب نہیں دیتا۔ اُس وقت جلد باز عامل گھبرا کر اپنے عمل کو خراب کر کے معمول کی طبیعت کو بگاڑ دیتے ہیں اس لئے عامل کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خوابِ مقناطیسی کے سات مرتبے ہیں۔ اور پھر ہر ایک مرتبہ کے تین تین درجے ہیں۔ پس جب معمول پر عمل کیا جائے۔ تو عمل کی تاثیر ہونے پر عامل کو دیکھنا چاہئے کہ معمول پر جس قدر تاثیر ہوئی ہے۔ وہ کس درجہ کی ہے۔ اگر عامل معمول کے مرتبہ کو دیکھ کر کچھ دریافت کرے گا۔ تو اس کا جواب کافی و شافی پائیگا۔ اگر عامل کوئی ایسا سوال کرے گا۔ جس کے جواب دینے کا مرتبہ معمول کو حاصل نہیں ہوا۔ یعنے اُس مرتبہ میں معمول نہیں پہنچا۔ تو وہ اوّل تو جواب نہیں دیگا۔ اگر دے گا۔ تو غلط بیانی کرے گا۔ اس لئے یہ امر سب سے مقدم ہے۔ کہ عامل اپنے معمول پر اپنے عمل کا مرتبہ دیکھ کر اُس سے سلسلہ گفتگو شروع کرے۔ اس لئے ہم ان ساتوں حالتوں کو بتلا

دیتے ہیں۔ شائقینوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے ؛

نقشہ مراتب عمل مقناطیسی

سماوجی	بیرون بینی	اندرون بینی	خواب بیداری	خواب مقناطیسی	نیم خوابی	حالت طبعی	مرتبہ
الف ب	الف ب ج	الف ب ج	الف ب ج	الف ب ج	الف ب ج	الف ب	درجہ

حالت طبعی۔ یہ وہ حالت ہے۔ کہ جس میں معمول کے ہوش و حواس قائم رہتے ہیں۔ مگر اس حالت کے درجہ الف میں مستقل مزاج اور درجہ ب میں عامل کے کہنے پر عمل اور درجہ ج میں پہنچ کر اس کو اپنا سر جھکتا ہوا اور آنکھیں بوجھل معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی آنکھیں بند کرتا ہے کبھی خود بخود کھول دیتا ہے ؛

حالت نیم خوابی۔ اس حالت میں معمول کبھی سونے کی خواہش کرتا ہے کبھی خود بخود جاگ اٹھتا ہے۔ یہ حالت حالت طبعی سے بہت ملتی جلتی ہے۔ مگر اس حالت میں معمول کو ظاہری کاموں کی طرف سے کچھ بے توجہی سی ہو جاتی ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں خاموشی اختیار کرتا ہے۔ اور درجہ ب میں سونے کی خواہش کرتا ہے۔ اور حالت طبعی حالت کو بھول جاتا ہے۔ اور درجہ ج میں اپنے اردگرد کی اشیاء کو بھول کر چپ چاپ خاموش ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی باتیں سنتا ہے۔ مگر جواب نہیں دیتا۔ ہاں بلانے پر آواز دیتا ہے مگر عمل جو سمجھ میں کچھ آئے اور کچھ نہ آئے جس وقت عمل سے معمول ایسی حالت میں پہنچ جائے تو عامل کو یقین رکھنا چاہئے۔ کہ اب اس پر خواب مقناطیسی جلد پیدا

ہو کر اس کی ظاہری خواہشات کو معدوم کر دے گی۔

حالتِ خوابِ مقناطیسی۔ اس حالت کا نام خواب عمیق بھی ہے۔ یعنے معمول کی جسمانی حرکت بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔ اور وہ سب بے خبری کے عالم میں چلاجاتا ہے۔ ظاہری حواس اس کے معطل ہوجاتے ہیں۔ مگر زندگی موجودہ کا حافظہ اُس کو باقی رہتا ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں اس کی طبیعت آرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ اور وہ بولنا پسند نہیں کرتا بلکہ بات سُن کر بھی جواب نہیں دیتا۔ اور درجہ ب ظاہری حواسوں سے الگ ہو کر باطنی حواسوں کو قائم کرتا ہے۔ اور درجہ ج میں یہ بالکل اپنے جسم سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تمام حرکات جسمانی مسدود ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ایسا عالم بے خبری میں ہو جاتا ہے۔ کہ اگر ایسی حالت میں اس پر عمل جراحی کیا جائے۔ تو اُس کو مطلق درد وغیرہ محسوس نہیں ہوتا۔

حالتِ خوابِ بیداری۔ جب معمول خواب مقناطیسی کے درجہ ج میں ہوتا ہے۔ تو وہ بہت جلد اُسی حالت کو چھوڑ کر خواب بیداری کی حالت میں چلا جاتا ہے۔ اس حالت میں معمول حسب خواہش خود اندرونی حواسوں سے بیرونی چیزوں کو بلا کھولنے آنکھوں کے دیکھتا ہے جن کو دیکھ کر بعض وقت خوش اور بعض وقت مغموم بھی ہوتا ہے۔ اس کے درجہ الف میں نزدیک نزدیک کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور عامل کی بات کو سُنتا ہے مگر عامل کے حکم سے کسی جگہ جانا پسند نہیں کرتا۔ اور درجہ ب میں

نورانی روشنی کے نور سے اس کا قلب منور ہو جاتا ہے۔ اور درجہ ج میں اس کی باطنی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور اس کو بو و بدبو۔ اور مزہ و بدمزہ کی تمیز نہیں رہتی۔ عامل کے ہم خیال ہو جاتا ہے۔ جس بات کا عامل اس کو یقین دلاوے۔ خواہ وہ جھوٹ ہی بولتا ہو۔ مگر معمول کو اس کا کامل یقین ہو جاتا ہے۔ اگر اس حالت میں عامل تجربہ کرنا چاہے۔ تو معمول کو کوئی کڑوی چیز دیکر کہتے ہیں۔ کہ یہ چیز بڑی شیریں ہے۔ اور اس کا مزہ نہایت عمدہ ہے۔ معمول اس کو منہ میں لیکر عامل کے تصور کے بموجب شیریں اور بامزہ بتلائیگا۔ اگر معمول عامل کی مرضی کے برخلاف بتلا دے۔ تو جان لینا چاہئے کہ معمول ابھی خواب بیداری کی حالت میں نہیں پہنچا ٭

حالت اندرون بینی۔ اس حالت میں معمول ہر ایک چیز کی اندرونی کیفیت اور ماہیت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو وہ بخوبی دیکھتا ہے۔ زندگی اور موت کے واقعات بتا سکتا ہے۔ اس حالت کے درجہ الف میں عامل جس بات کو کہے۔ اس کا تصور اس کے دل پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور درجہ ب میں اس کی اصلیت و ماہیت دیکھتا ہے۔ اور درجہ ج میں عامل کے پوچھنے پر اس کا راز بتاتا ہے۔ مریضوں کی بیماری کی کیفیت اور ان کے علاج کے لئے نسخہ وغیرہ بھی بتلا دیتا ہے۔ اور ان کی زندگی و موت کی خبر بھی دے دیتا ہے ٭

حالت بیرون بینی۔ اس حالت کو غیب بینی یا پیشگوئی بھی کہتے ہیں۔ اس حالت میں معمول میں ایک ایسی طاقت روحانی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ دور دراز کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ عامل جس

مقام پر اس کو جانے کا حکم دیوے۔ وہاں روحانی طاقت سے پہنچ جاتا ہے۔ کوئی چیز راستہ میں اس کو نہیں روک سکتی چشم زدن میں تمام عالم کی سیر کر سکتا ہے اور عامل کے حکم سے عدم موجود چیزوں کو روحانی طاقت سے موجود کر لیتا ہے۔ ہر ایک پوشیدہ چیز کا راز بتلا دیتا ہے۔ عامل جس چیز کی نسبت اس کو کہے وہ فوراً اس کے سامنے آجائیگی۔ مخفی علوم کے طریق و قواعد اور مشکل باتوں کو حل کر کے بتلا دیگا۔ غرضیکہ یہ وہ حالت ہے۔ جس سے معمول عالم ارواح سے گفتگو اور ان کے حالات سے بخوبی آگاہ ہوجاتا ہے مگر اس کے درجہ الف میں دور دراز کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور درجہ ب میں اس کو تمام عالم کی سیر کرنے کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور درجہ ج میں پہنچکر تمام چیزوں کے مخفی حالات اس پر منکشف ہوجاتے ہیں۔ اور عالم ارواح سے اس کو گفتگو کرنے اور سننے کی طاقت ہوجاتی ہے۔ اور اس کا دل روشن ضمیری کی طرف متوجہ ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر یہ روشن ضمیری کے درجہ میں پہنچنے کی کوشش خود بخود کرتا ہے۔

حالت سماوھی۔ یہ وہ مرتبہ ہے جو سوائے جوگیشروں کے اور کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس درجہ میں پہونچ کر انسان تمام دنیائے مانی الضمیر سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ اور ایک ہی نظر سے کسی کو نہال اور کسی کو پامال کر دیتا ہے۔ جس طرح انسان حالت طبعی میں دنیاوی خواہشوں کا غلام بن کر دوسروں کی تابعداری اختیار کرتا ہے۔ اس طرح اس حالت میں دنیا کی تمام چیزیں خود بخود

اس کی غلام بن کر اس کی تابعداری کے لئے اس کے پیچھے بھاگتی ہیں مگر یہ تمام چیزوں کو ہیچ سمجھ کر اس ذات واحدہ لاشریک میں اپنے آپ کو ملا کر پرم آنند کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس حالت میں معمول کا پہنچنا سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اس حالت میں غیر کی محتاجگی نہیں رہتی۔ بلکہ تمام موجودات عالم کی بادشاہت مل جاتی ہے۔ اس حالت کے تینوں درجے یکساں ہیں۔ مگر اس قدر ضرور فرق ہے۔ کہ درجہ الف میں تمام دنیاوی خواہشوں کو ہیچ تصور کرتا ہے۔ اور درجہ ب میں تمام چیزوں کو دیکھ کر خاموشی کو ترجیح دیتا رہتا ہے۔ اور درجہ ج میں بادشاہت کا مرتبہ حاصل کر کے کسی کو شاہ اور کسی کو گدا بنا دیتا ہے۔ لیکن یہ مرتبہ ہر ایک شخص کو ملنا مشکل ہے۔ بلکہ ناممکن ہے۔ کہ معمول عامل کی روحانی مدد سے اس درجہ میں پہنچ جائے۔ ہاں اگر عامل خود اس درجہ کا ہوگا۔ تو وہ معمول کو کیا بلکہ جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے گا۔ وہی اس مرتبہ میں پہنچ جائیگا۔ پس جو شخص اس مرتبہ کو حاصل کرنا چاہے۔ وہ تمام ابتدائی مرحلہ اس عمل کے حاصل کرنے کے معمولوں کو چھوڑ کر پھر اپنے آپ پر عمل کیا کرے جس کے مختصر طریقہ و عمل اس رسالہ کے طلسم ہفتم میں درج کی گئی ہیں *

طلسم یازدہم

مسمریزم کے نادر تجربات

قوتِ ارادی کے جذبہ کی تاثیرات!

جب عامل اپنی ابتدائی مشق میں کامل مشاق ہو جائے۔ اور آنکھوں میں مقناطیسی قوت بخوبی پیدا ہو جائے۔ تو چاہئے کہ پھر اس کو مختلف اشیا پر تجربہ کر کے اپنی محنت کا نتیجہ دیکھے۔ تاکہ اس کے دل کو تسکین ہو جائے۔ کہ درحقیقت میری محنت کا ثمرہ درست نکلا۔ اول دو پیالہ مٹی کے لیکر ایک ہی وقت پر ان دونوں میں جو کے دانہ بو دو۔ جب وہ ایک انچ کے قریب اونچے ہو جائیں۔ تو ایک پر نشان الف اور ایک پر نشان ب کر دو۔ اور ہر روز صبح کے وقت مقررہ تاہم پر نشان (الف) کو دائیں اور نشان (ب) کو بائیں جانب بالمقابل دونو کو قریب قریب رکھ کر دونوں پر ہر روز بلا ناغہ اس طرح عمل شروع کرو۔ کہ پیالہ الف و ب دونو پر خوب یکساں نظر جماؤ۔ اور قوتِ ارادی کی طاقت ان پر اس طرح ڈالو۔ کہ پیالہ (الف) کی نسبت تصور کرو۔ کہ اس کے پودے بڑھ رہے ہیں۔ اور پیالہ (ب) کی نسبت تصور کرو کہ اس کے پودے بہ نسبت الف کے پیالہ کے چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ہر روز وقت مقررہ پر عمل کر کے ان کو

اٹھا کر رکھ دیا کرو۔ پس کچھ دن گذرنے کے بعد ان دونو پیالوں کے پودوں کو دیکھو۔ کہ پیالہ الف کے پودے نسبت پیالہ ب کے بڑے ہونگے۔ اس امر کی احتیاط رکھو۔ کہ غلطی سے کسی روز عمل اُن پر برعکس نہ ہو جائے۔ یعنے پیالہ الف۔ ب کی جگہ نہ رکھا جائے بوقت عمل دیکھ لیا کرو۔

طلسم دوازدہم

قوت ارادی کی نادر ترکیب عمل

یہ ایک نادر عمل ہے۔ اس کے کرنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ اوّل ایک سوئی باریک۔ لیکر اس کے درمیان میں ایک بہت باریک دھاگا اس طرح باندھو۔ کہ جب اس کو اُٹھایا جائے۔ تو ترازو کی مانند اس کا وزن دونوں طرف یکساں رہے۔ پھر اس کو اس طرح

ایک۔ تنہائی کی جگہ میں میخ گاڑ کر لٹکا دو۔ مگر احتیاط رکھو۔ کہ اس جگہ
ہوا کا گذر نہ ہو۔ اور وہ لٹکتی ہوئی سوئی دیوار سے نہ لگی ہو۔ پھر
تم اس کے مقابل دم روک کر دوزانو بیٹھ جاؤ۔ اور سوانس اس قدر
آہستہ آہستہ لو کہ سوئی کو تمہارے سانس لینے سے جنبش نہ ہو۔ اور
تم اپنے دست راست کی پانچوں انگلیاں اکٹھی کر کے انگلیوں کے
پورو سے سوئی کے عین قریب تر لے جاؤ۔ اور احتیاط رکھو۔
کہ تمہاری انگلیوں کے سرے اس سوئی سے مس نہ کریں۔ مگر
عین اس کے قریب تر رہیں اور تم آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ کو
پیچھے ہٹاتے آؤ۔ اور دل میں ارادے کا پورا تصور رکھو۔ کہ سوئی
انگلیوں کی طرف کھچی چلی آرہی ہے۔ روزمرہ ایک گھنٹہ تک یہ
مشق کیا کرو۔ ایک ہفتہ بلکہ اس سے پیشتر ہی ایسا ہوگا۔ کہ
سوئی تمہارے ارادے کے موافق کشش کرے گی۔ اور رفتہ

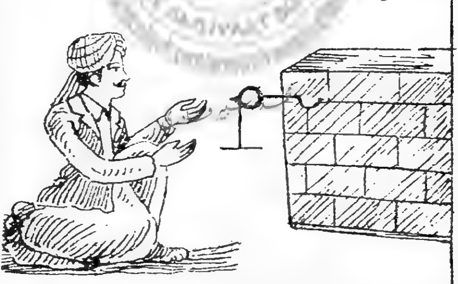

رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچ جائیگی۔ کہ وہ سوئی جس قدر تم ہاتھ ہٹاؤ گے اسی قدر وہ تمہارے ہاتھوں کی طرف آئیگی۔ اور اگر تم ہاتھ اس کی طرف بڑھاؤ گے۔ تو وہ خود بخود پیچھے ہٹتی ہوئی چلی جائیگی صفحہ ۳۸ پر تصویر عامل جو سوئی پر مشق کر رہا ہے ÷

طلسم سیزدہم

قوتِ خیالی کا شعبدہ

یہ بھی ایک عجیب شعبدہ ہے جس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک ایسا روپیہ لو جس میں چاندی کا کنڈہ لگا ہوا ہو۔ اس کنڈے میں سیاہ ریشم کا ڈورہ آدھ گز لمبا باندھ دو۔ اور پھر ایک بلانچ کا سفید گلاس میز پر رکھدو۔ اور پھر اپنی کوہنی میز پر رکھ کر ڈور کا سرا دست راست کی چٹکی میں پکڑ لو۔ اور روپیہ کو گلاس میں اس طرح لٹکا دو۔ کہ وہ نہ گلاس کی پیندی سے لگے۔ اور نہ گلاس کے ارد گرد بلکہ عین گلاس کے درمیان میں لٹکا ہؤا رہے۔ اس وقت تم اپنے دل میں خوب توجہ اور غور سے خیال کرو۔ کہ اب کتنے بجے ہونگے۔ پس چند روز اس طرح مشق کرنے سے جب تم خیال کرو گے کہ اس وقت کتنے بجے ہیں۔ تو فوراً جتنے بجے ہونگے اتنی ہی دفعہ وہ روپیہ خود بخود گلاس میں ٹکر لگائیگا۔ اور جتنے بجے ہونگے اتنے ہی بجائیگا۔ جب یہ مشق اچھی طرح ہو جائے تو جب دل

چاہے اس وقت جس قدر بجے ہوں معلوم کریں۔ میز پر گلاس اور
کوہنی رکھنے اور لٹکانے کی ترکیب اس تصویر سے عیاں ہے۔

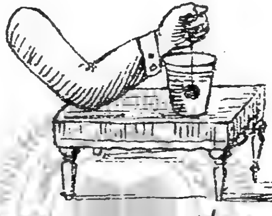

طلسم چہاردہم

حیوانوں پر عمل مقناطیسی

اگر حیوانوں کو اپنا مطیع و مسخر کرنا چاہو۔ تو ان پر بھی اس عمل
کی ویسی تاثیر ہو سکتی ہے جیسی انسانوں پر ہوتی ہے لیکن حیوان
اس عمل کی تاثیر کو کچھ وقت کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ جن
نشیب و فراز کو مد نظر رکھ کر انسان پر عمل ہوتا ہے۔ یہ باعث نہ
سمجھنے ہماری باتوں کے اس ترکیب پر نشست و برخاست نہیں
کرتے اور عامل کو بڑی مشکل اور دقت سے ان پر قوت مقناطیسی

کا اثر ڈالنا پڑتا ہے۔ پس غیر جنس پر قوتِ ارادی کے ڈالنے میں بہت وقت اور تکلیف ہوتی ہے۔ جس غیر جنس پر عمل کرنا چاہو سب سے اول اُس جنس کے پید ائشی بچوں پر عمل کی پریکٹس اور مشق کرو۔ اور رفتہ رفتہ اُس سے بڑوں پر کرتے جاؤ۔ اس طرح کی پریکٹس اور مشق سے اُس جنس کے تمام حیوان خورد و کلاں جن پر تم عمل مقناطیسی کرو گے۔ وہ فوراً اس عمل کو قبول کرینگے۔ اور تمہارے مطیع رہیں گے۔ اکثر آپ نے سنا ہوگا۔ کہ فلاں شخص نے خونخوار جانوروں کو عمل کی تاثیر سے بلا خوف و خطر گردن سے پکڑ لیا۔ اور اس نے کان تک نہ ہلایا۔ فلاں شخص کے پاس ایک ایسا عمل تھا۔ کہ وہ اڑتے ہوئے جانوروں کو تعویذ دکھا کر کھینچ لیتا تھا۔ اور وہ اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے تھے۔ اور جب وہ کہتا تھا۔ کہ اڑ جاؤ تو وہ اڑ جاتے۔ ایسے عملوں کو اکثر لوگ **جادوگری** سے نسبت دیا کرتے ہیں۔ جو اُن کے نزدیک در حقیقت جادو ہی ہے۔ مگر یہ سب قوتِ مقناطیسی کے شعبے ہیں کیونکہ اس علم کے عامل اپنی قوتِ ارادی سے ساکن چیزوں کو متحرک اور متحرک کو ساکن کرشمے دکھلا دیتے ہیں۔ تو پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کہ اس قوت کے ذریعہ کسی حیوان کو اپنے حکم کے تابع و فرمان کر لیا جائے۔ جن لوگوں کو اس پر اعتراض ہو۔ وہ مندرجہ ذیل تجربہ پر عمل کر کے دیکھ لیں ؛

تجربہ۔ یا عمل آسان تجربہ ہے۔ جس کو ہر شخص خود کر کے دیکھ سکتا ہے۔ ایک بلی کا چھوٹا بچہ عمل کے لیئے منگالو۔ اور اس کی خورونوش

اچھی رکھو۔ اور اس سے محبت اور پیار زیادہ کرو۔ نجاست اور غلاظت سے اُس کو پاک رکھو۔ پس ہر روز تنہائی مکان میں اس کو مقابل بٹھا کر اُس کے گلے میں رسّی ڈال کر کھونٹی سے اس کو باندھ دو۔ اور اس کی پیشانی اور آنکھوں پر خوب نظر جماؤ۔ اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھو۔ اس بات کی چنداں پرواہ نہ کرو۔ کہ اس نے آنکھ بند کرلی ہے۔ تم برابر اُس پر نظر جما کر خوب غور اور توجہ سے اُس کے چہرہ کی طرف دیکھتے رہو۔ متواتر کئی روز تک عمل کرتے رہو۔ چند روز کی مشق کے بعد اُس بلّی کے بچّہ میں تمہاری قوت مقناطیسی کا اثر ہو جائیگا۔ اور تم دیکھوگے۔ کہ وہ تم سے محبت زیادہ کرے گا۔ اور جو اشارہ تم اس کو زبان سے یا آنکھ سے کروگے اس کو فوراً سمجھ جائیگا۔ اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اگر تم اس کو بیہوش کرنا یا نیند میں سلانا چاہتے ہو۔ تو اس کے دونوں بازو پکڑ

محمد شبیر قادری

کہ اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر نگاہ جماؤ۔ اور خوب توجہ سے اس تصور سے کہ اس کو خواب مقناطیسی میں ڈال رہا ہوں۔ دیکھو تھوڑی دیر میں اس کو نیند آنے لگیگی۔ پس تم اس کو لٹا کر اس پہ پاس کرنے شروع کر دو۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھوگے وہ گہری نیند میں سویا ہوا ہے ؞

طلسم پانزدہم

انسانوں پر عمل مقناطیسی

تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ سب لوگوں پر عمل مقناطیسی کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ بعض انسانوں میں قدرتاً قوت مقناطیسی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ اس علم کے کتب کا مطالعہ کرکے بڑے ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ عمل کے وقت ایسے وسائل اختیار کر لیتے ہیں جن سے اُن پر عمل کی تاثیر نہ ہو سکے۔ پس عامل کو چاہئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اپنی قوت جاذبہ کو مضبوط کرے تا کہ وہ ہر ایک پر اپنے عمل کی تاثیر یکساں ڈال سکے۔ ابتدا میں یہ عمل چھوٹے چھوٹے بچوں پر کرنا چاہئے۔ اور رفتہ رفتہ اس سے بڑوں پر کرنے سے جلد کامیابی ہوتی ہے۔ اول کوئی ایسا چھوٹا بچہ جس سے تم کو دلی محبت اور اُنس ہو۔ اُس کو اپنا معمول بناؤ۔ اور ہمیشہ اُس سے محبت اور پیار اور اس پر تنہائی میں ہر روز

بلاناغہ عمل کرو۔ تاکہ آئندہ سب پر یکساں عمل کرنے کی طاقت تم میں
پیدا ہو جائے۔ مگر بعض حالتوں میں مختلف بچوں اور جوان آدمیوں
پر عمل کرنے میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ اس لئے چاہئے۔ کہ اول جب
کسی ناواقف پر جس سے پہلے اس عمل کا رابطہ اتحاد نہ ہو عمل کرنا چاہو
تو اول شناخت کیلئے یہ ترکیب اختیار کرو۔ کہ چند لڑکوں کو بلا قید عمر
ایک سیدھی قطار میں پاؤں کے سہارے بٹھلاؤ۔ اور وہ سب اپنے
ہاتھ اس طرح پر رکھیں۔ کہ ان کی ہتھیلیاں اوپر کو ہوں۔ اور
عامل ان کی ہتھیلیوں کے نیچے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں
کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک مسلتا ہوا یعنی حرکت دیتا
ہوا چلا جائے۔ مگر اس کی انگلیاں ان کی ہتھیلی کی نچلی سطح کو نہ
چھوئیں۔ پس اس طرح سے متواتر حرکت دینے پر ان میں سے بعض
کو کچھ نہ کچھ اثر معلوم ہوگا۔ کسی کو گرمی کسی کو سردی اور کسی کو ہاتھ
کی ہتھیلیوں میں خارش جسم میں گدگدی معلوم ہوگی بلکہ کسی کو

اپنے جسم میں سوئیاں چبھتی ہوئی اور کسی کو بدن میں سنسناہٹ معلوم ہوگی پس جس پر ایسا اثر معلوم ہو۔ اُس پر خواب مقناطیسی جلد غالب آئیگا۔ اس کو اپنا معمول بنا لو۔ دیکھو ایک عامل اپنے معمول کی شناخت کر رہا ہے

دوسری ترکیب شناخت معمول کی نسبت یہ ہے کہ معمول خوبصورت خوش وضع۔ نازک مزاج۔ خوش کلام۔ پاکیزہ تن۔ نفاست پسند۔ راستگو۔ آنکھیں رسیلی۔ نیک عادت ہو۔ اگر لڑکا ہو۔ تو عمر ۱۴ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور عورت خواہ کسی عمر کی ہو مضائقہ نہیں۔ مگر عامل کیلئے یہ سخت قید ہے۔ کہ معمول خواہ لڑکا ہو یا عورت اس سے غیر تعلق پیدا کرنا تو درکنار اس کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ صرف تعلق سلسلہ کے پیدا کرنے کیلئے اس سے محبت کا رشتہ قائم کرے۔ ایسا معمول جلد اثر کو قبول کرتا ہے ؛

طلسم شانزدہم

علم مسمریزم کے فائدے

(۱) عامل کے بخیال معمول ہو جائیگا۔ اور حکم کا تابعدار رہیگا۔

(۲) عامل کے کہنے پر معمول ہر ایک سے بموجب منشاء عامل محبت و دشمنی کریگا۔

(۳) معمول عامل کے کہنے پر خاص شے پر رغبت کرے گا ؛

(۴) عامل معمول کو جہاں بھیجنا چاہے گا۔ وہاں جائیگا ؛

(۵) عامل کے حکم کے بدون معمول خواب میں کسی دوسرے شخص کی بات کا جواب نہیں دیگا

(۶) معمول بیفائدہ عمل جراحی بلا تکلیف سہنے کے کر سکتا ہے ؛

(۷) معمول گم شدہ اشخاص اور زر و مال کا پتہ بتلا سکتا ہے ؛

(۸) معمول حسب الحکم عامل مردہ ارواحوں سے بات چیت کر سکتا ہے۔
(۹) جس شخص پر عمل مسمریزم متواتر کیا جائے اس کو کوئی آسیب یا مرض نہیں ہوتا۔
(۱۰) عامل اس علم کے ذریعہ مریضوں کا علاج کر سکتا ہے اور بلا دوائی کے بعض مرضوں کا دفعیہ کر سکتا ہے اور ادویات پر بھی مسمریزم کا عمل کر کے اُن کو مؤثر کر سکتا ہے۔

علم مسمریزم کے نقصانات سے بچو:-

(۱) آنکھ کی مشق بڑھانے میں بہت زور سے آنکھیں پھاڑ کر نہ دیکھو۔
(۲) عمل کے وقت روشنی مکان عمل میں کافی رکھو۔ جس سے تم معمول کی آنکھوں سے بخوبی آنکھیں ملا کر عمل کر سکو۔
(۳) معمول ایسا ہو جس کو غلط بیانی کی عادت نہ ہو۔ اور سوال کرنے پر درست جواب دیوے۔ اگر کسی وقت وہ غلط جواب دیوے تو بار بار اُسے پوچھو تاکہ جواب راست دیوے۔
(۴) سوال ایسا کرو جس کو وہ بخوبی سمجھ لیوے۔ اور کوئی بات ایسی نہ پوچھو۔ جو اس کے حد امکان سے باہر ہو یعنی جس درجہ کا عمل ہو۔ اسی درجہ کا سوال کرو۔
(۵) ابتدائے مشق میں معمول کو کسی جگہ جانے کو نہ کہو۔ جہاں اس کو خوف ہو۔ مثلاً ارواح وغیرہ کے پاس مت بھیجو۔ اگر بھیجتے ہو۔ تو معمول کے گرد روشنی کا دائرہ خوب مضبوط باندھ دو۔
(۶) جب تک معمول اس بات کا جواب نہ دیوے۔ تب تک دوسری بات اس سے نہ پوچھو اور نہ بار بار سوال کر کے اس کو دق کرو۔
(۷) اگر معمول تمہارے حکم پر کسی شخص سے لڑنے لگے۔ تو بہتر ہے کہ

تم اس کے ہاتھ میں روشنی کا ڈنڈا پکڑا دو۔ تاکہ وہ فتح پائے ورنہ معمول وہاں مغلوب ہو جائے گا۔

(۸) اگر معمول کو کسی اندھیرے یا تاریک مکان میں کسی چیز کی دریافت کے لیے بھیجو۔ تو اس کے ہاتھ میں نور کا چراغ دے دو۔ تاکہ وہ گھبرا نہ جائے۔

(۹) اگر معمول کو کسی بلند جگہ پر چڑھانا چاہتے ہو۔ تو معمول کے وہاں پہنچنے پر نور کی روشنی کی سیڑھی وہاں لگا دو۔ اور اس کو کہدو۔ کہ سیڑھی کے رستہ اُوپر چلا جائے۔

(۱۰) معمول سے پیشتر اقرار کرا لو۔ کہ وہ بلا حکم تمہارے کہیں نہ جائے کیونکہ بعض اوقات عالم ارواح میں جا کر معمول واپس آنا پسند نہیں کرتا۔

خواب مقناطیسی پیدا کرنے کی ترکیبیں

اول۔ جس شخص پر عمل کرنا چاہو۔ اس کو اپنے بالمقابل اس طرح بٹھلا دو۔ کہ پشت اس کی جانب شمال اور منہ جنوب کی طرف ہو۔ معمول دوزانو ہو کر بیٹھے عامل اس طرح اس کے مقابل کسی قدر اونچا بیٹھے۔ اور معمول کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھا سے اپنا بایاں انگوٹھا اور بائیں سے دایاں انگوٹھا کا پوروا اس طرح ملا دے۔ کہ عامل اور معمول کے انگوٹھے کے ناخن اُن کے اپنے اپنے جسم کی طرف رہیں۔ میرا اپنا تجربہ ہے۔ کہ اگر عامل و معمول اس طرح پانچوں انگلیوں کے پورے ملا کر عمل کریں

تو بہت جلد اثر ہوگا - دیکھو تصویر ذیل کو

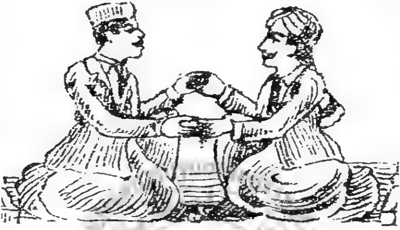

پس اس طرح سے نشست اختیار کر کے عامل خوب نظر جما کر اپنی توجہ سے معمول کی آنکھوں کی اندرونی پتلیوں کو ٹکٹکی باندھ کر بلا گرش پلکوں کے دیکھے ۔ اور معمول کو بوقت نشست ہدایت کرے ۔ کہ وہ تمام خیالوں کو ترک کر کے عامل کی نظر سے نظر ملا کر بلا گرش پلکوں کے دیکھتا رہے ۔ اور عامل تصور کرے کہ معمول کی آنکھوں میں قوت مقناطیسی بھر کر اس کے دماغ میں روشنی جمع ہو رہی ہے اور انگلیوں کے ذریعہ قوت ابدادی گردش کر کے معمول کے قلب میں پہونچ رہی ہے ۔

تجربہ ۔ جس وقت عامل اس طرح عمل شروع کریگا ۔ تو اس کو معلوم ہو جائیگا ۔ کہ معمول اور میرے درمیان میں انگلیوں کے سروں سے ایک بجلی کی مانند تیز حرکت سرسراہٹ کر رہی ہے ۔ یہ وہ نور ہے جو عامل کے دائیں انگوٹھے سے نکلکر معمول کے انگوٹھے سے ہوتا ہوا بازو راست سے قلب میں پہونچکر چکر لگاتا ہے ۔ اس لئے عامل کو اس

وقت خوب غور اور توجہ سے خیال کرنا چاہئے۔ کہ یہ نور معمول کے
بیرونی حواسوں پر غالب آکر اندرونی حواسوں کو روشن کر رہا
ہے۔ اور اس پر خواب مقناطیسی پیدا ہو رہی ہے۔ پس کچھ دیر
کے بعد عامل کی قوتِ خیالی اور ارادی کا اثر معمول پر پڑنے لگا
تو معمول کا چہرہ سرخ اور آنکھوں میں نیند آنی شروع ہوگی
کبھی آنکھیں بند کرلیگا۔ کبھی کھول لیگا۔ پس جب وہ بار بار
ایسا کرنے لگے۔ تو معمول کو کہدو کہ اپنا بدن ڈھیلا چھوڑ دیوے
تاکہ اس پر عمل روحانی کی تاثیر جلد ہو۔ مگر خیال رہے۔ کہ
بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں۔ جن کو یہ پہلی عادت سوتے
وقت آنکھیں کھلی رکھنے کی ہوتی ہے۔ اور ان پہ ایسا عمل ہونے
سے بدستور اپنی عادت کے موافق آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔ اگر
ایسے معمول پر اتفاق عمل ہو۔ تو بروقت غالب ہونے خواب
مقناطیسی عامل اس کی آنکھیں خود نرم ہاتھ سے بند کر دے۔ اور
بعد ازاں عامل اپنے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا معمول کی بائیں آنکھ
اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا داہنی آنکھ کے بالکل قریب۔ اور اس
کے ابرو پر اس طرح رکھدے کہ وہ معمول کے جسم سے نہ
چھوئیں۔ مگر بالکل قریب تر رہیں۔ اور عامل تصور کرے کہ
معمول کو نور سے منور کر رہا ہوں۔ اور اس منور نور سے معمول
عالم خواب میں جا رہا ہے۔ پس تھوڑی دیر کے بعد معمول جلدی
جلدی سانس لینی شروع کر دے گا۔ اور سویا ہوا معلوم
ہوگا۔ دیکھو تصویر ذیل کو کہ عامل اپنے معمول کو نور سے

محمد کشمیر کوٹ قادری

منوّر کر رہا ہے ؛

جب معمول پر گہری نیند آنے لگے۔ تو عامل کو چاہئے۔ کہ اس کو آرام اس جگہ لٹا دیوے۔ اور اس کے دستِ راست کی طرف شکم کے نزدیک بیٹھ کر۔ مگر عامل کا جسم معمول کے جسم سے مس نہ ہو۔ اور بالکل قریب بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے بغیر چھوئے جسم معمول کے سر سے پاؤں تک لمبے پاس کرے۔ یعنی کھلے ہاتھوں کو چہرہ سے پاؤں تک لا دے۔ اور جب پاؤں پر پہونچے اپنی مٹھی بند کر لیوے اس طرح سے پاس میں بند مٹھی کو چہرہ کے پاس سے پاؤں تک لا دے۔ چند منٹ لمبے پاس کرنے سے معمول بالکل عالمِ بیہوشی میں ہو جاویگا۔ اور اس کو اپنے جسم کی بالکل خبر نہیں رہیگی ؛

دیکھو تصویر ذیل کہ عامل اپنے معمول پر پاس کر رہا ہے

تصویر صفحہ ۵۱ پر ملاحظہ فرماویں ؛

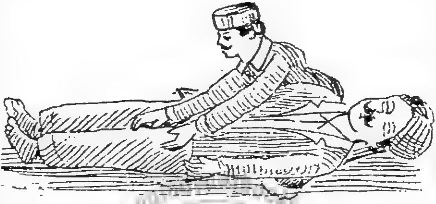

ایسی حالت میں عامل معمول کو بڑی محبت اور پیار سے بُلاوے اور آہستہ اور نرم آواز سے اُس سے بات کرے۔ مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض ذکی الحس معمول ایسے بےحس ہو جاتے ہیں کہ وہ عامل کی بات کا جواب نہیں دیتے۔ ایسی حالت دیکھ کر عامل کو گھبرانا اور متفکر ہونا نہیں چاہیے۔ بلکہ مستقل مزاجی سے اُس کے دست راست کے انگوٹھا کو نہایت آہستہ اور نرمی سے دبا دے۔ اگر اس پر بھی نہ بولے۔ تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ذریعہ اس کے کانوں کی روشنی پہنچا دے۔ اگر اس پر بھی نہ بولے۔ تو اس کے جسم پر چند مرتبہ الٹا پاس کر کے اس کو مخاطب کرے۔ تب معمول عامل کی بات کا جواب دیگا۔ اول عامل معمول سے دریافت کرے کہ وہ کہاں ہے۔ اگر وہ اپنی موجودگی کسی دیگر مقام پر بتلا دے تو عامل اس کو واپسی کی ہدایت کرے۔ اگر وہ خوف زدہ ہو رونے یا چلانے لگے۔

تو اس کو حوصلہ اور تسلی دے کر باعث دریافت کرے۔ اگر وہ
کسی جگہ سے خوف آنے کی کیفیت بیان کرے۔ تو اپنے تصور سے
اس کے خوف کو دور کر دے۔ اگر کوئی شخص اس کو مارتا ہو۔
تو اس کے ہاتھ میں نور کی لاٹھی دیکر اس کو دلیر بنا دے۔ اگر
کسی ایسے شخص سے مقابلہ ہونا بیان کرے۔ کہ جہاں اس کو
خطرہ جان ہے۔ تو نور کی تلوار اس کے ہاتھ میں دے کر
مخالف کو زیر کرا دے۔ غرضیکہ معمول کو ہر طرح سے بہادر
جوانمرد بنا دے۔ اگر معمول مکان عمل میں خندہ رو ہو کر جنی
موجودگی بتلا دے۔ تو اول اس سے روشنی کا رنگ دریافت
کرے۔ خیال رہے کہ خواب مقناطیسی کی روشنی کا رنگ سفید اور
کسی قدر نیلگوں بھی ہوتا ہے۔ اگر اس کے برعکس بتلا دے تو
چہرہ پر چند پاس کرکے سفید روشنی ہونے کا اس کو یقین دلائے
جس وقت معمول اس روشنی کو قبول کرے۔ تو اول مکان عمل کی
اشیاء اس سے دریافت کرے۔ اگر وہ ٹھیک ٹھیک بتلا دے
تو پھر اس سے دیگر حالات معلوم کرے۔ اور جو جو باتیں عامل اس
سے دریافت کرنا چاہے نہایت آرام اور شیریں کلامی سے کرے
چونکہ معمول عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ وہ دوسرے سے کلام
نہیں کرتا۔ اور نہ غیر کو بات پوچھنے پر جواب دیتا ہے۔ جب
تک کہ عامل کسی دیگر شخص سے معمول کو اجازت نہ دیوے۔
پس جب معمول پر پورا عمل مقناطیسی طاری ہو گیا۔ تو وہ روحانی
شیشہ میں اپنی باطنی آنکھوں سے موجودات عالم کی کیفیت د

ماہیت کو بخوبی دیکھتا ہے۔ مگر اس درجہ میں ہر ایک معمول نہیں ہو سکتا۔ ہاں عامل جب یہ روزانہ عمل کی مشق کرتا ہے۔ اور کثرت اوقات ایسے درجہ میں بعض وقت چلا جاتا ہے۔ اور عالم ارواح سے رابطہ و اتحاد پیدا کر لیتا ہے ۔

معمول کو ہوش میں لانا

بہتر تو یہ ہے کہ عمل کرنے سے پیشتر ہی معمول کو عامل کہہ دے کہ اتنی دیر سونا ہوگا۔ اور اس کے بعد خود بخود جاگ اٹھنا اگر اتفاقاً عمل ایسا کہنا عامل بھول جائے یا معمول گہری نیند میں چلا جائے۔ اور وہ وقت مقررہ پر نہ اٹھے۔ تو عامل کو چاہئے کہ اس پر الٹا پاس کرنا شروع کر دے۔ یعنی معمول کو بائیں جانب بیٹھ کر پاؤں سے سر کی طرف پاس کرے اور جب چہرہ پر ہاتھ پہنچے۔ تو ان کو جھاڑنے جھٹک دے اس طرح متواتر پاس کرتا جائے۔ اور تصور رکھے۔ کہ معمول کے جسم سے وہ نورانی نور جو اس کے اندر داخل کیا گیا تھا۔ کھینچ کر باہر نکال رہا ہوں۔ اس طرح تھوڑی دیر کے بعد معمول خود بخود ہوش میں آجائیگا۔ اور وہ تمام باتیں اگر تم نے بوقت عمل جاگنے کے وقت بھی یاد رکھنے کو کہا ہوا ہے۔ تو اس کو یاد رہینگی۔ ورنہ وہ سب باتیں اس کو ہوش میں آکر بھول جائینگی۔ دیکھو تصویر ذیل کہ عامل اپنے معمول سے نورانی نور کھینچ کر ہوش میں لا رہا ہے :-

دُوسری ترکیب

عامل معمول کو سامنے بٹھلا کر اس کے انگوٹھے دست راست کو اپنے دست چپ اور دست چپ کو دست راست سے نرم نرم دبا دے اور حسب ہدایت ترکیب اول عمل کرے۔ دیکھو تصویر ذیل کو

تیسری ترکیب

عامل معمول کو اپنے سامنے قریب بٹھا کر اس کو ہدایت کرے کہ وہ عامل کی طرف خوب نظر جما کر دیکھے۔ اور عامل بھی اس کی طرف خوب ٹکٹکی باندھ کر اس کی طرف دیکھے پس جب دونوں اس طرح آپس میں دیکھیں گے تو معمول پر یقیناً طبعی اثر پیدا ہو جائیگا۔ ابتدائے مشق کے لئے بھی یہ طریقہ نہایت عمدہ ہے باقی عمل بدستور ترکیب اوّل عمل کرو۔

چوتھی ترکیب

عامل معمول کو اس طرح لٹا دے۔ کہ سر اس کا جانب شمال اور پاؤں جنوب کو رہیں۔ اور پھر اس پر چھوٹے پاس یعنی رانوں سے سینہ تک کرنے شروع کرے۔ اور جب اس پر نیند غالب ہونے لگے تو لمبے پاس کرنے شروع کر دے۔ اور اپنے خیال کو مضبوط رکھے کہ اس پر

عمل متقنا طیسی پیدا ہو رہا ہے۔ باقی عمل بترکیب اول کرے دیکھو
تصویر ذیل کو ایک عامل اپنے معمول کو لٹا کر عمل کرتا ہے۔

پانچویں ترکیب

معمول کو چوتھی ترکیب کے موافق لٹا دو۔ اور اس کے پاؤں
کی طرف کھڑے ہو کر چہرہ سے پاؤں تک لانگ یعنی بمعنے
پاس کرو یعنی ہاتھ اپنی طرف لاؤ۔ اور اپنے ارادہ کو مضبوط رکھو
تاکہ اس پر خواب کا تسلط ہمیشہ معمول پر اثر ہونے اسی خواب کی
حالت طاری ہوگی۔ اگر تم اس کو جگانا چاہو۔ تو سر کی طرف
کھڑے ہو کر پاؤں کی طرف سے چہرہ کی طرف ہاتھ کر کے ہاتھوں
کو جھٹکتے رہو۔ اور سوال و جواب بموجب ترکیب اول کرو دیکھو
تصویر ذیل کو۔ عامل سر کی طرف کھڑا ہو کر معمول کو جگاتا ہے۔ اور
عامل معمول کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر عمل کرتا ہے۔

اس ترکیب کا معمولی تجربہ جو صاحب کرنا چاہیں وہ ناخنوں پر سرسوں جما کر دیکھیں۔ یعنی اگر کسی شخص کو نیند کم آتی ہے۔ یا کوئی بیمار تکلیف سے کم سوتا ہو۔ تو تم اس خالی کی طرح جو پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر پاس کر رہا ہے اس کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر اسی ترکیب سے ایک گھنٹہ پاس کرو۔ دیکھو اس پر نیند غالب آئیگی۔ اور وہ سو جائیگا۔ اگر کسی خفتہ کو اٹھانا چاہتے ہو۔ تو اس کے سر کی طرف ہو کر عمل کرو تھوڑی دیر کے بعد اس کی نیند کھل جائیگی۔ گویا اس کو معلوم ہوگا کہ مجھ کو [illegible] پڑی ہے اُٹھو۔ بس اس ترکیب سے شائقین لوگ کسی مریض پر عمل کر کے ادویات پر عمل مسمریزم کو ترجیح دیں۔ بلکہ ادویات پر عمل کر کے اگر کوئی دوائی مریض کو دیں تو اس کو کمال تاثیر ہوتی ہے ؛

بدخوابی

یہ ایک میرا اپنا تجربہ ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو خواب دیکھنے میں ڈرے

یا بڑبڑا دے یا اس کو ناقص خواب اور ہیبت ناک شکلیں نظر آتی ہوں۔ تو رات کو ایک طشت پانی کا بھر کر اس کے سرہانے سوتے وقت رکھ دو۔ اس روز اس کو خواب ہولناک کا نظر آنا بند ہو جائیگا۔ اگر وہ رات کو خواب میں دریا اور سمندر میں مچھلیاں کودتا ہوا دیکھے تو اس کے پاؤں کی طرف کسی قدر آگ کی گرمائی دو۔ یا پانی روئی اس کے پاؤں کے تلووں میں باندھ دو۔ اس کے ایسے خواب بالکل دُور ہو جائینگے۔ ہر حالت میں پاس کرتے وقت قوت داخلی اور خارجی کا لحاظ رکھو تاکہ عمل زیادہ مؤثر ہو ؛

چھٹی ترکیب

ایک بلوری گلاس سفید رنگ جو کچھ دار نہ ہو۔ اس کو پانی سے بھر کر میز پر رکھدے۔ اور معمول کو میز کے پاس کھڑا کر دے۔ معمول اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پورے میز پر رکھ کر گلاس کے پانی میں خوب نظر جما کر دیکھے۔ ابتداء میں اس کو اپنا چہرہ نظر آئے گا۔ اور عامل اس کے سامنے میز کے پاس کھڑا ہو کر آنکھیں شبیر کو کے گلاس کے پانی میں تصور سے قوت ارادی کو ڈالے۔ اور جو چیز اس میں معمول کو دکھائی ہو۔ گلاس میں اس کا ہونا تصور کرے۔ پندرہ منٹ کے بعد معمول کو اس گلاس میں رنگ برنگ کی شکلیں چلتی پھرتی دوڑتی بھاگتی اس کے اندر نظر آئینگی۔ مگر گلاس پر معمول کو بٹھانے سے پیشتر ہدایت کر دیں۔ کہ جب کوئی شکل گلاس کے

کے اندر نظر آئے۔ تو فوراً وہ اس کو بتلا دیوے۔ پس جب مختلف
شکلوں کا چلنا پھرنا بتلا دے۔ تو پھر عامل اول اُس سے اپنے
اُس ارادہ کی تصدیق کرالیوے جو اُس نے تصور سے
گلاس کے اندر پیدا کیا تھا۔ اگر معمول یہی کیفیت بتلا دے
تو سمجھ لیوے۔ کہ عامل پر اثر مقناطیسی ہو چکا ہے۔ بعدازاں
بترکیب اوّل سوال کا جواب دریافت کرے۔ اگر معمول کو ہوش
میں لانا چاہے۔ تو اُس کی پیشانی پر پھر کر بائیں دست راست
کی طرف کرے۔ یعنی انگلیوں کے ذریعہ اُس نور کو اُس سے خارج
کرے۔ دیکھو تصویر ذیل کو کہ عامل میز پر گلاس رکھ کر معمول پر عمل کر رہا
ہے ؂

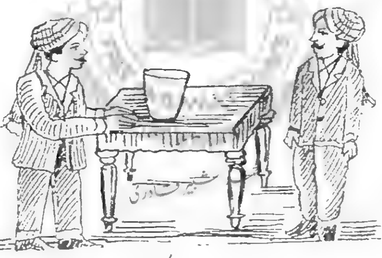

ساتویں ترکیب

معمول کو کرسی پر رو بجذب کر کے بٹھلاؤ۔ اور آپ ذرا اس سے

کسی قدر اونچی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ اور معمول کی آنکھوں پر خوب توجہ اور غور سے نظر جماؤ۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں معمول کے چہرہ کی طرف کر کے بالا چھوٹے جسم کے چہرہ پر گول پاس یعنے چکردار ہاتھوں کو گردش دو۔ ایک گھنٹہ کامل اس طرح کرنے سے معمول پر خواب مقناطیسی طاری ہوگا۔ بعدازاں معمول کے جسم پر چھوٹے چھوٹے پاس کرنے نور کو داخل کرو۔ اور حسب ترکیب ذیل اس سے سلسلہ گفتگو شروع کرو۔ دیکھو تصویر ذیل کو ایک عامل اپنے معمول کو کرسی پر بٹھا کر عمل کر رہا ہے :۔

آٹھویں ترکیب

عامل ایک بلور کا گول گولا جو خوب مصفا ہو لیکر سر و راس کو بالمقابل رکھ کر اس پر اپنی قوت مقناطیسی کو بھرتا ہے۔ اس طرح پر کہ گولا سامنے

رکھ کر اس پر خوب نظر جما کر ٹکٹکی باندھ کر اس کو دیکھے۔ اور اس
وقت تصور کرے۔ کہ اس میں نورِ حقیقی بھر رہا ہوں۔ ہر روز ایک
بلا ناغہ عمل کرتا رہے۔ گویا اس کو اپنا معمول سمجھ کر برزخِ عمل کو کرے
پس اُس گولا میں عامل کی قوتِ ارادی سے نور جمع ہو جائیگا۔ جب
کبھی شخص کو عالمِ بیہوشی میں ڈالتا ہو۔ تو اُس گولا کو معمول کے سامنے
رکھ دو یا اس کے سامنے لٹکا دو۔ اور معمول کو کہو کہ اس گولا پر خوب نظر
جما کر یکسوئی قلب سے دیکھے جس وقت معمول بنظرِ غور دیکھے گا تھوڑی
دیر کے بعد اُس پر عمل مقناطیسی طاری ہو جائیگا۔ دیکھو تصویر ذیل کہ ایک
عامل گولا میں قوتِ مقناطیسی بھر رہا ہے ؀

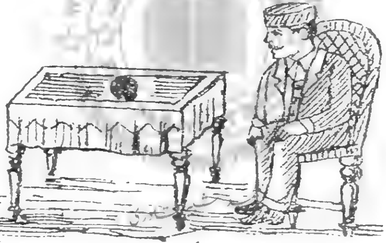

نانویں ترکیب

معمول کو پلنگ پر لٹا دیوے۔ اور عامل اس کے دستِ راست کی
طرف کرسی پر بیٹھ کر یکسوئی قلب سے اس کی طرف دیکھے۔ اور نور داخل

کرنے کیلئے پاؤں کی طرف سے سر کی جانب پاس کرے۔ معمول پر خواب آئیگا۔ اور وہ سو جائیگا۔ بعد میں عامل بموجب ترکیب اوّل عمل کرکے سوال کا جواب پوچھے۔ اور بعد ازاں معمول کو ہوش میں لائے دیکھو تصویر ذیل کو:-

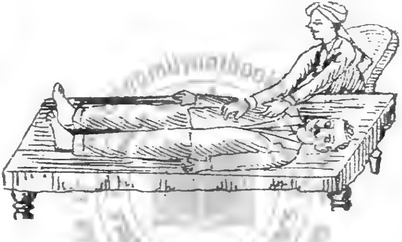

دسویں ترکیب

اس ترکیب سے جو شخص ناصابر ہو۔ اس پر بھی عمل مقناطیسی ہو جائیگا بعض عامل مسمریزم اور فقراء اپنے تسخیر ہوؤں کو دور دراز مقامات پر بھی متاثر کرتے ہیں۔ مگر یہ سب کرشمہ اجتماع خیال کے ہی ہیں۔ جن کو جادو کہو یا جام جم کہو تو بجا ہے۔ پس جب کسی شخص پر جو فاصلہ پر ہو عمل کرنا چاہو۔ تو اوّل معمول کو وقت مقررہ سے مطلع کر دینا چاہئے۔ کہ وہ اس وقت پر رو بہ جنوب ہو کر بیکسوئی قلب سے عامل کی شکل اپنی آنکھوں میں پیدا کرے۔ اور خوب غور سے عامل کی آنکھوں کو دیکھے۔ ادھر عامل بھی

بترکیب مذکورہ بالا اپنا عمل شروع کرے اور معمول پر خواب مقناطیسی پیدا
کرے۔ اس طرح عامل کیسوئی تاب سے سینکڑوں کوس کے آدمیوں پر بھی
عمل کر سکتا ہے۔ اگر پیشتر ایسے شخصوں سے رابطہ ہو۔ تو ایسے شخص کی تصویر
منگوا کر اسے جس کی جائے رہائش کا حال عامل کو معلوم ہو۔ اور
اس تصویر کو یا مثالی رکھ کر عمل کرے۔ تو اس پر بھی عمل کی تاثیر ہوسکتی ہے
جب عامل کسی دور کے معمول اور شاگرد کو توجہ دینا چاہے۔ تو مکان کے گوشہ
تنہائی میں دو زانو ہو کر بیٹھے اور اپنا خیال کو اس شخص پر ڈالے۔ دیکھو
ایک عامل اپنے معمول کو جو بہت دور واقعہ ہے۔ کس انداز سے توجہ
دے رہا ہے۔

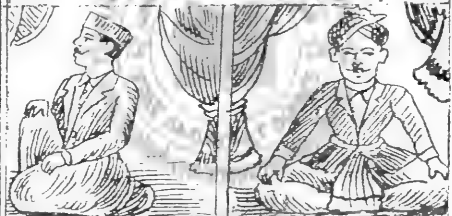

معمول سے حاضرین جلسہ کی گفتگو اور سوالات

اگر کسی خاص آدمی یا حاضرین جلسہ میں عمل کیا جائے۔ اور ان میں سے
کوئی شخص معمول سے گفتگو کرنی چاہے یا کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ تو
اول گفتگو کیا ہے جب معمول پر خوب مقناطیسی نیند طاری ہوا ہو۔ تو معمول کو کہدو

کہ فلاں شخص کے سوال کا جواب دینا یا اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر معمول کے ہاتھ دیدو۔ اگر معمول اس کو قبول نہ کرے۔ تو تکرار ایسا مت کرو۔ اگر حاضرین جلسہ میں سے چند اشخاص اپنا اپنا سوال علیحدہ علیحدہ پوچھنا چاہیں تو اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اگر ایک معمول پر آپ روزانہ عمل کرتے ہو۔ تو وہ اس کا جواب دیگا۔ ورنہ نیا معمول ایک آدمی کے سوال کا جواب دیکر بعیر العملی ظاہر کریگا۔ تر بعض ذکی الحس شخص پہلی مرتبہ ہی عمل کرنے پر تمام لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ پس سب سے اول عمل کرنے سے پیشتر جن جن لوگوں نے کچھ دریافت کرنا ہے۔ ان سے علیحدہ علیحدہ ایک پرچہ سوالات لکھ لیوے۔ اور معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ اور پھر عمل کر کے معمول سے ہر ایک شخص کے سوال کا جواب دریافت کرے۔ خیال رہے کہ اگر اس وقت مکان عمل میں کسی طرح کا شور و غل ہوا یا لوگ خاموش نہ بیٹھے رہے۔ تو کل عمل غیبی پوری تاثیر نہیں کریگا۔ بلکہ معمول کی طبیعت منتشر ہو جائیگی۔ پس عمل کے وقت مکان عمل میں سے نہ کوئی باہر جائے اور نہ کوئی اندر داخل ہونا چاہئے ::

طلسم شہنشہ

روشن ضمیر ہونیکے طریقہ

پیشتر جو طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ وہ روشن ضمیری کے اصول سے باہر نہیں ہیں۔ کیونکہ جب ان میں تصور اور یکسوئی تک روحانی طاقت

حاصل کرنے کا پہلا زینہ مقرر کیا گیا ہے۔ تو تسخیر پڑنے کا بھی اس کو حد مرکز بنانا چاہئے۔ چونکہ اس سے عامل کو نفس حیوانی پر قابو پاکر دوسروں کو اس کے ذریعہ مغلوب کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ اندازہ کر سکتا ہے کہ درحقیقت اس کی تہ میں کچھ اور بھی پوشیدہ ہے۔ اور وہ ان شعبدہ بازیوں کو چھوڑ کر نفس روحانی کو بیدار کرتا ہے۔ تا کہ بجائے معمول کے وہ خود دنیا کے مافی الضمیر سے آگاہ ہو جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ فقراء لوگ دوسروں کے اسرار دل سے آگاہ اور ان کے حالات سے واقف ہو جاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کا قلب مصفا ہوتا ہے اس لئے ان کا آئینہ دل میں دوسروں کے حالات کا عکس اس طرح پڑتا ہے۔ کہ گویا وہ مقام مطلوب ان کے سامنے موجود ہوتا ہے۔ اور وہ چشم ظاہری اور باطنی سے اس کو یکساں دیکھتے ہیں۔ پس انسان کا دل مثال ایک سمندر کے ہے۔ اور حواس ایک تیز ہوا ہے۔ سمندر میں لہریں ہوا سے اٹھتی ہیں۔ اور جب تک تیز و تند ہوا چلتی ہے۔ لہریں پیدا ہوتی ہیں اور بگڑتی بھی ہیں۔ اور جب ہوا بند ہو جاتی ہے۔ لہریں بند ہو جاتی ہیں۔ سمندر کا پانی صاف مثل آئینہ کے ہو جاتا ہے۔ اور اس میں چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔ عارفوں کا قول ہے کہ دل کا آفتاب ہے۔ اور حواس اسکی شعاعیں یعنی کرنیں ہیں جس طرح طلوع آفتاب سے شعاعیں ذرات پر پڑتی ہیں اسی طرح انسان کے حواس بھی اس قالب عنصری میں پھیلے پڑتے ہیں آفتاب کی شعاعوں کی طرح پھیل جاتے ہیں۔ اور آخر کار جس طرح غروب آفتاب کے وقت اسکی تمام شعاعیں بھی اسی میں جذب ہو جاتی ہیں اسی طرح انسان کے حواس اس قالب عنصری کو چھوڑنے پر سب

اُسی نورانی روشنی میں سما جاتے ہیں۔ جن کا تجربہ ہر فرد بشر کو روزمرہ ہو رہا ہے۔ دیکھو جب انسان جاگتا ہے تو ہر لحظہ اس کو رنگ برنگ کی خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور جب یہ سوتا ہے۔ تو اس کی تمام ظاہری خواہشیں معدوم تو نہیں ہوتیں۔ مگر ایک جگہ پر رُک جاتی ہیں۔ لیکن اس وقت بھی یہی روح حیوانی اس پر غالب آکر اس کے ارادہ اور خیال کے موافق بعض چیزوں کو مجسم حالت میں دیکھتا ہے۔ اور بعض وقت اس کے ارادہ اور خیال کے برخلاف نامعلوم چیزوں کا اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کو ہم سپنہ یا خواب بولتے ہیں۔ اور پھر بیداری کی حالت میں اس کو بھول جاتے ہیں ؛؛

پس اس دل کو جسم پر پورا اختیار حاصل ہے۔ جسم اس کا گھر ہے اس گھر میں بیٹھا ہوا جو چاہتا ہے۔ سو کرتا ہے۔ غرضیکہ اس دل کو نیکی اور بدی دونوں میں بڑی بھاری طاقت حاصل ہے پس جو شخص اپنے دل پر قابو پا لیتا ہے۔ وہ دُنیائی محسوسات اور لذات سے منہ موڑ کر روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است　　از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
کعبہ بنیادِ خلیل آذر است　　دل نظرگاہِ جلیل اکبر است

جن لوگوں کا دل قابو میں نہیں ہوتا۔ وہ دُنیائی خواہشوں میں تمام عمر دربدر بھٹک بھٹک کر اپنی زندگی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ محسوسات میں جکڑے ہوئے آواگون میں پڑ کر طرح طرح کے دکھ اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اور پرماتما کے وصل سے محروم رہتے ہیں۔ دیکھو صابر اور شاکر طالبان حق نے اس دل کو قابو میں لانے کے لیے کس قدر ریاضت

اور عبادت کی تکلیفیں اٹھائیں۔ سوانح عمری بابا **فریدالدین مسعود**
گنج شکرؒ کے پڑھنے اور سننے والے جانتے ہیں۔ کہ بابا صاحب نے اپنی
والدہ کی ہدایت پر بارہ سال جنگل میں پھل پھول کھا کر گذارے اور واپس
آنے پر والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ کیا کچھ گذرا۔ کہا درختوں کے پتوں اور
پھلوں پر گذارہ کیا۔ مائی صاحبہ خاموش رہیں۔ ایک دن بابا صاحب
نے غسل کیا۔ تو مائی صاحبہ ان کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں تب
بابا صاحب کے منہ سے سی کی آواز نکل گئی۔ مائی صاحبہ نے کہا کہ
ایک بال اکھڑنے سے تو نہیں اس قدر تکلیف معلوم ہوئی۔ وہ درخت
جن کے پتے تم نے بارہ سال توڑے ہیں۔ ان کو کس قدر تکلیف
ہوتی ہوگی۔ وہ بارہ سال منظور نہیں ہوئے۔ مائی صاحبہ نے ایک
لکڑی کی گول روٹی بندھا دی اور کہا کہ بارہ سال اور جنگل میں
جائیے جب بھوک لگے۔ تو اس پر گذارہ کیجئے۔ بابا صاحب فوراً
حکم سننے پر چل دئے۔ اور اسی طرح بارہ سال گذار کر واپس
آئے۔ تو راستہ میں بہت سی چڑیوں کو بیٹھا دیکھ کر بے اختیار
منہ سے نکل گیا۔ کہ اے چڑیو! تم سب مر جاؤ۔ بس منہ سے
نکلنے کی دیر تھی۔ کہ وہ تمام مر گئیں۔ دیکھ کر دل کو رنج پیدا ہوا
کہ بے گناہ ان کو کیوں مارا۔ پھر کہا کہ اچھا چڑیو زندہ ہو جاؤ۔
تب وہ سب زندہ ہو کر اڑ گئیں۔ راستہ میں آپ کو پیاس معلوم
ہوئی۔ کنوئیں پر ایک عورت پانی کھینچ کر زمین پر گرا رہی تھی۔ آپ
نے اس سے پانی مانگا۔ مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ تب آپ نے کہا
اے عورت نیک بخت مجھ کو پانی کی پیاس نے سخت دق کر دیا ہے

اور تو پانی نکال کر زمین پر گرا تی جاتی ہے۔ تو بڑی بے ترس ہے۔ عورت نے جواب دیا۔ کہ میری ہمشیرہ کے گھر کو فلاں مقام پر آگ لگی ہوئی ہے میں اُس کو بجھا رہی ہوں۔ جب اُدھر سے فارغ ہونگی تب تجھ کو پانی پلاؤں گی۔ بابا صاحب سُن کر طیش میں آئے۔ تب اُس نے کہا۔ کہ یہاں چڑیئیں نہیں ہیں جو مر جائینگی بابا صاحب حیران ہوئے۔ کہ میں نے ۴۴ سال جنگل میں گذارے۔ اس نیک بخت نے یہ نعمت غیر مترقبہ کہاں سے حاصل کی۔ دریافت کیا تو جواب ملا کہ اپنے خاوند سے۔ بس ایسی باتوں کے اندراج سے آپ یہ نہ سمجھیں۔ کہ ہم آپ کو کہانیاں سُنا کر خوش کر رہے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ آپ کو ایسے بزرگوں کے تذکرہ سُنا کر آپ کے اندر رُوحانی مادہ بھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور آپ کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ اگر آپ بھی چاہیں۔ تو آپ میں بھی یہ طاقت پیدا ہو سکتی ہے جس سے آپ خود روشن ضمیر ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ اپنے دِل پر قابو پائیں۔ اور تمام لذات محسوسات سے اُن کی حالت دیکھ کر اپنے آپ کو بچائیں۔

طلسم ہشتم

دل کی حالت کا نقشہ

یہ دل بڑا چنچل ہے۔ جو ایک جگہ قیام نہیں کرتا۔ مشائخوں کا قول ہے۔ کہ دل اشسٹ ڈال کنول کی مانند ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جس

طرح خلا میں سورج سب سیاروں اور ستاروں میں بادشاہ ہے اور ماسوائے دیگروں کے آٹھ گرہ اس کے گرد حلقہ یعنے منڈل کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ اپنی کشش سے سب کو اپنے گرد چکر یعنے گردش میں رکھتا ہے۔ اسی طرح تمام خواہشیں دل جو جسم کا آفتاب ہے اس کے گرد گھومتی رہتی ہیں۔ آٹھوں سمتوں میں سے جس سمت کی طرف یہ جاتا ہے۔ وہاں پہنچتے ہی ایک نہ ایک خواہش اس پر غالب آجاتی ہے جس پر بعض وقت یہ غالب آجاتا ہے۔ اور بعض وقت یہ مغلوب ہو جاتا ہے۔ دیکھو دل کی حالت کا نقشہ جس کو مہاتماؤں نے بڑی محنت اور کوشش سے مرتب کیا ہے۔ پس اس نقشہ سے آٹھوں سمتوں کی خواہشوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ جب کوئی خواہش پیدا ہو تو نقشہ سے عیاں ہو کہ اب ہمارا دل فلاں سمت کی طرف ہے ۔

نقشہ دل

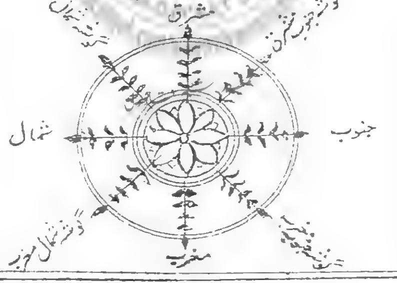

دل - یہ دل جب بجائے خود اپنے مرکز اصلی پہ رہتا ہے۔ تو تمام خواہشوں کو چھوڑ کر یہ ماتما میں داخل ہوتا ہے ؛

مشرق - جب کسی شخص کو ریاضت و عبادت اور نیک افعال کی طرف توجہ ہو۔ اور غیروں سے سلوک اور ان کو فائدہ پہنچانے کا خیال ہو تو اس کا دل مشرق کی طرف ہوتا ہے ؛

گوشۂ مشرق و شمال - جب آدمی سخاوت کرتا ہے۔ اور اپنے روپیہ کو فضول کاموں میں ضائع کر دیتا ہے۔ تو اس کا دل گوشۂ مشرق شمال میں اس وقت ہوتا ہے ؛

شمال - جن آدمیوں کو حسینوں کی محبت اور ان سے پیار کرنے اور خوبصورت عورتوں سے ملاقات اور جماع کرنے اور مجامعت کا خیال دل میں پیدا ہو۔ وہ سمجھ لیوے۔ کہ میرا دل اس وقت شمال میں ہے ؛

گوشۂ شمال و مغرب - جب نقل و حرکت کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے یا سفر وغیرہ کی خواہش دل میں پیدا ہو تو جان لو کہ اب دل گوشۂ شمال و مغرب میں ہے ؛

مغرب - جب راگ و رنگ سننے اور کھیل تماشے دیکھنے کا شوق دامنگیر ہو۔ اور حکایات دلچسپ اور ظرافت کی باتیں سننے کو دل چاہے تو جان لو کہ دل مغرب کی طرف ہے ؛

گوشۂ مغرب و جنوب - جب آرام کرنے کو دل چاہے یا طبیعت میں سستی و کاہلی اور پست ہمتی ہو جاوے۔ تو جان لو کہ اس وقت دل گوشۂ مغرب و جنوب میں ہے ؛

جنوب - جب کسی شخص کی نسبت برے خیالات پیدا ہوں اور

دوسروں کو رنج اور تکلیف پہنچانے کی طرف طبیعت متوجہ ہو جائے اور ظلم کرنے کی طرف خیال ہو تو جان لو کہ اب دل جنوب میں ہے۔

گوشہ جنوب و مغرب جب انسان کو اپنے نفع کا خیال پیدا ہو اور دیر جانا ہے کہ میں زندگی آرام اور آسائش سے گذاروں تو جان لے کہ اب دل گوشہ جنوب و مشرق میں چلا گیا ہے ::

طلسم نوزدہم

روشنضمیری کی پہلی ترکیب

جن شائقینوں کو خود روشنضمیر ہونے کی خواہش ہو۔ اور انہوں نے اپنے خیالات ترکیب مذکور مسمریزم سیکھ کر بنے ہوں۔ تو وہ آسانی سے اس مرتبہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ کہ اپنی نشست کے لئے ایک مکان علیحدہ تجویز کرے۔ کہ جہاں غیر کا دخل نہ ہو اور نہ اس جگہ شور و غل کی آواز سنائی دیتی ہو۔ ایسے مکان میں ایک چراغ لگا روغن زرد یا میٹھے تیل کو جلا کر دونوں آنکھوں سے کسی دئیے مقام پر رکھے اور بغور نظر جما کر لیجئے توجہ اور یکسوئی قلب سے ٹکٹکی باندھ کر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ اس کو دیکھتا رہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ آنکھوں کی پلکیں گرنے نہ پاویں۔ روزانہ مشق اور پریکٹس سے آنکھوں کی پتلیاں اندرونی پردہ بصارت کے الٹ جاتی ہیں۔ اور جب یہ پتلیاں الٹتی ہیں تب عجائب و غرائب مشاہدے ہوتے ہیں

سبب اس کا یہ ہے۔ کہ انسان میں ہر شے عالم کے دیکھنے کی قوت مجردی ہوتی ہے۔ اور یہ نورانی قوت ہر دو آنکھوں کے گوشوں میں اس خوبی اور نفاست سے رکھی ہوتی ہے۔ کہ جس کو عالم حالت خفی میں بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ اور اسی نورانی نور کے ذریعہ اسرار مخفیہ پر حاوی ہو جاتا ہے۔ وہ جو معتقدین اس کو دیکھنا منظور رکھتے ہیں۔ وہ حضرت نبیین میں باقی الضمیر تصرف رکھتے ہیں۔ اور وہ سمجھاتے ہیں ان کو ظاہری نظر سے دکھائی دیتا ہوں۔ مگر وہ سب مظہرات اندرونی قوت۔ اور روحانی بصارت کے ذریعے ہوتے ہیں جس سے یہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح پیشانی پر یا انگلی کی نوک پر یا آئینہ صاف پر نظر کر کے اس میں اپنا چہرہ دیکھے یا روشنی کو ساتھ رنگ دیکھنا یا کرے۔ تو بھی روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔

روشن ضمیری کی دوسری ترکیب

ہر روز ایک تازہ گلاب کا پھول لاؤ۔ اور صبح کو ایک علیحدہ مکان میں بیٹھ کر اس پھول کو اپنے سامنے دو فٹ کی دوری پر رکھو اور خوب یکسوئی قلب سے اس کی طرف نظر لگا کر پلکوں کے جھپکے بغیر اس کو غور سے دیکھو کہ وہ پھول خشک ہو جائے۔ ہر روز تازہ پھول لاؤ۔ اور ایک گھنٹہ تک اس پر اپنا تصور یکسوئی قلب سے جماؤ۔ جب چند روز اس طرح مشق کرو گے۔ تو ایک روز وہ تازہ پھول تمہارے دیکھتے دیکھتے خشک ہو جائیگا۔ اگر تم اس کو پھر سبز کرنا چاہو تو اسی مشق سے پھول کو سامنے رکھ کر تصور کرو۔

اگر خشک پھول سبز ہو جاتا ہے ۔ پس آپ نے ارادہ کی
اور توجہ کر کے اس کو سبز کرنا شروع کر دو ۔ قدرت الٰہی سے وہ خشک
پھول سرسبز ہو جائیگا ۔ ایسا ہوتے ہی آپ بخوبی سمجھ لیں کہ آج آپ
روشن ضمیر ہو گئے ہیں ۔ اب آپ ... روشن ضمیری آپ کی مرضی کے
موافق ... سبز درختوں کو خشک اور
خشک درختوں کو

سرسبز کر دیتے ہیں ۔
مردوں کو زندہ کرنا
گو نا ممکن ہے
لیکن حضرت عیسیٰ
علیہ السلام ...
... روشن ضمیری ...
... سب
تعجب کر سکتے ہیں ۔ مگر اسے خدا کی دین سمجھئے ... چاہئے ۔ دیکھو حضور
... روشن ضمیری ... کر سکتا ہے ۔

محمد شریف قادری

طلسم روشن ضمیری کے کرشمے

اس میں کوئی شک نہیں کہ روشن ضمیری بچوں کا کھیل نہیں ہے

اور نہ یہ کوئی شیرینی ہے۔ جو عام طور پر تقسیم ہوتی ہے۔ بہ تنہا مل سکتی ہے۔ بلکہ یہ وہ نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جو ریاضت اور عبادت اور قناعت سے بمشکل تمام حاصل ہوتی ہے۔ حکیم بقراط کی سوانح عمری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت ایسے صابر و شاکر لوگ ہی اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ جو اپنے آرام کے لئے جھونپڑی بھی نہیں رکھتے۔ لکھا ہے۔ کہ یہ حق پسند حکیم پہاڑوں میں برہنہ رہا کرتا تھا ایک دفعہ موسم سرما میں جبکہ یہ دھوپ تاپ رہا تھا۔ اتفاقاً بادشاہ اس کے دیدار کے لئے آیا اور دست بستہ ہو کر عرض کی۔ کہ میں حاضر ہوں کچھ ارشاد کیجئے۔ حکیم بقراط بیٹھ تو کچھ دیر تک خاموش رہا۔ پھر پوچھا کہ تم کون ہو۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اس ملک کا شہنشاہ ہوں۔ جواب دیا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ نے مکرر سہ کرر عرض کی۔ تب حکیم نے کہا کہ اور تو مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ البتہ بڑھاپا مجھے بہت ستاتا ہے۔ اگر تو مجھے جوان کر سکتا ہے۔ تو کر دے۔ بادشاہ نے کہا کہ مجھ میں اتنی طاقت کہاں اور کوئی چیز ضرورت ہو تو ارشاد کیجئے۔ تب بقراط نے کہا کہ جہاں تو بادشاہ ہے۔ اور تمام مخلوق تجھ سے خوف کھاتی ہے۔ مجھے ہر وقت موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ تو اس کو حکم دے کہ وہ میری جان قبض نہ کرے۔ بادشاہ نے کہا یہ بھی میرے اختیار میں نہیں۔ یہ پرماتما کے ہاتھ ہے۔ تب بقراط نے خفا ہو کر کہا کہ دھوپ چھوڑ دیجئے اور جائیے۔ دق نہ کیجئے۔ جب آپ کے اختیار میں کوئی چیز نہیں۔ تو پھر آپ دوسروں کو کیا دے سکتے ہیں۔ بادشاہ شرمسار ہو کر

پاؤں پر گر پڑا۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔

بحری سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سکندر اعظم حکیم بقراط کو ملنے کیلئے گیا۔ دیکھا تو حکیم صاحب جنگل بیابان میں ایک چشمہ کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سکندر نے دست بستہ ہوکر سوال کیا۔ کہ دنیا کیا چیز ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ خواب وخیال بادشاہ نے پوچھا کہ کیونکر۔ کہا آپ تھوڑی دیر آرام کریں۔ اس کے بعد اس کا حال بتلاؤنگا۔ تب بادشاہ

لنگوٹا ایک درخت سے باندھ دیا اور اس چشمہ میں غسل کرنے لگا
دیکھو تصویر بالا کو۔

بس غوطہ لگانے کی خواب غفلت میں ایسا غوطہ زن ہوا کہ اپنے آپ کو ایک خشکی بیابان میں بصورت عورت سیاہ فام بشکل تبدیل شدہ کے پایا۔ اور دیکھ کر گھبرایا کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ ابھی تو میں تھا اور اسماں آگیا۔ آدمی سے عورت کیونکر بن گیا۔ اسی حیرانی و پریشانی میں [illegible] تھا۔ دیکھو تصویر ذیل کو ایک بدصورت عورت کھڑی ہے

اتنے میں ایک ویسا ہی [illegible] آدمی سامنے آیا۔ اور اس نے آتے ہی اس کو دو چار تھپڑ لگائے اور کہا کہ اری رانڈ تو اتنی دیر سے جنگل میں کیا کر رہی ہے۔ لکڑیوں کا گٹھا اٹھا اور چل۔ مجبوراً جھپٹ کر گٹھا اٹھایا اور اس کے ساتھ چلا۔ دل میں حیران ہوتا تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ بس پندرہ سال تک بشکل بصورت زن اس لکڑہارے کی زوجہ بن کر اس کے گھر رہا۔ اور بال بچے بھی جنے۔ اس کے بعد

جب وہاں قحط پڑا۔ تو اُس کا بال بچہ بھوک سے مرنے لگا۔ تب اُس نے فاقہ
کشی سے زندگی کو موت پر ترجیح دیکر اسی جنگل میں مرنے کیلئے آ گیا۔
چشمہ میں کود پڑا۔ جب سر باہر نکالا۔ تو دیکھا کہ وہی گھوڑا بندھا ہے
حکیم صاحب اسی طرح بیٹھے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا
اور گھبرایا کہ یاالٰہی یہ کیا اسرار ہے۔ کیا میں یہ خواب دیکھ رہا ہوں
یا وہ خواب تھا۔ مگر پھر بھی کچھ خیال میں نہ آیا۔ اور گھبرایا ہوا حکیم صاحب
کے پاس آ کر دریافت کرنے لگا۔ کہ میرے سوال کا جواب دیجئے۔ تب حکیم
صاحب نے کہا کہ یہ سنسار مایا روپی ہے۔ آدمی عورت اور عورت آدمی
ہو جاتی ہے۔ تب سکندر کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ اور ان ہر دو
حالتوں کو یاد کر کے حکیم صاحب کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ یہ اسی روشن
ضمیری کا کرشمہ تھا۔ جو بقراط میں موجود تھی۔ جس نے سکندر پر نگاہ
ڈالتے ہی اُس کو ایسا خواب مقناطیسی میں سُلا دیا۔ کہ چشم زدن میں
وہ کچھ کا کچھ بن گیا۔ اور پندرہ سال گذار دئے۔ جب حکیم صاحب نے
تمام باتیں دکھلا دیں۔ اور اُس روحانی طاقت کو واپس لیا۔ تو پھر
اصلی حالت میں سکندر اعظم آ گیا۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔ حکیم بقراط ایک جنگل
میں بیٹھا ہے۔ پانی کا چشمہ موجود ہے۔ سکندر اسی چشمہ سے غوطہ مار کر

نکلتا ہے اور اصلی حالت پر پھر آتا ہے ۞

اہل ہنود کے بزرگوار سری کرشن جی مہاراج جن کی نسبت بعض کمزور الحواس لوگ عجیب عجیب الزام لگاتے ہیں۔ جو ان کی کم فہمی اور جہالت پر دلالت کرتے ہیں اصل میں سری کرشن جی مہاراج بڑے روشن ضمیر تھے۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ سری کرشن جی اور ارجن جی جمنا جی پر اشنان کرنے گئے۔ ارجن کو خیال گذرا کہ میں مہاراج جی کی اصلی طاقتوں سے آگاہ ہوں۔ مہاراج جی کے اشنان کرانے پر ارجن کا خیال سما گیا۔ اور بہت دور اشنان کو چلے۔ وہاں جا کر ارجن سے کہا کہ یہ جگہ خوفناک ہے۔ تم ہتھیار پہن کر کھڑے رہو تو ہم نہالیں۔ جب مہاراج جی اشنان کر چکے۔ تو پھر ارجن کو اجازت دی۔ جب ارجن نے جمنا جی میں غوطہ لگا کر سر باہر نکالا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ نہ مہاراج جی وہاں ہیں نہ جمنا کا وہ کنارہ ہے بلکہ آپ کو ایک تالاب میں پایا۔ حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتے گئے۔ تو ایک گاؤں نظر آیا۔ تب اس گاؤں میں جا کر ایک بنیال کی دوکان پر کھڑے ہو گئے۔ بنیال نے ایک مہاتما سادھو دیکھ کر تواضع سے بٹھلایا۔ اور بھوجن کھلایا۔ جب تھوڑا دن رہ گیا۔ تو بنیال نے کہا۔ یہاں راجہ کے ہاں کتھا ہوتی ہے میں روز جایا کرتا ہوں۔ تب ارجن نے کہا۔ کہ ہم بھی چلتے ہیں۔ بنیال نے کہا کہ راجہ کا حکم ہے۔ کہ جو شخص کتھا میں بولے۔ اس کو اسی وقت باہر نکال دیا جاتا ہے چنانچہ بنیال کے ساتھ کتھا سننے کو چلے۔ چنانچہ کتھا میں یہ پرسنگ آیا کہ ارجن اور کرشن جی مہاراج جمنا پر اشنان کو گئے۔ مہاراج کا نام سنتے ہی ارجن چلا اٹھتے ہیں۔ کہ کرشن جی مہاراج کہاں ہیں پس اس طرح سب اشنان کا

ذکر یا تب آتش شروع ہو گیا۔ تو ارجن جی جب مہاراج کا ذکر یا جیسے ہوں آئے تب آپ کو تپستیا سے باہر نکال دیا گیا۔ اور تھا کے ساتھ بچنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہی ارجن جی ہیں۔ راجہ نے معافی مانگی اور ایک لڑکی اپنی ارجن کو بیاہ دی۔ اور ایک سو سال تک ارجن جی گرہست آشرم میں رہے۔ اور پھر راجہ کی لڑکی سے رہائش ہو گئی۔ ارجن کے دل پر اس کی محبت نے کمال اثر پیدا ہوا تھا۔ جیسے وہ اس کیساتھ اپنا جل جانا منظور سب سمجھتے تھے۔ راجہ نے درخواست کی کہ میں آپ کو اس سے بھی زیادہ خوبصورت کنیا بیاہ دیتا ہوں۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ تب مردہ کو جلانے کے لئے لکڑیاں اکٹھی کر کے رکھے گئے۔

دیکھو تصویر ذیل کہ ارجن اپنی استری کو جلانے کے لئے ارادہ کر رہا ہے ایک بوڑھا برہمن بھی آگیا۔

ارجن نے چتا بنا کر مردہ کو اس پر رکھ دیا۔ اور اس کو آگ لگا دی اور خود بھی اس میں بیٹھنے لگا۔ تب وہ بوڑھا برہمن سامنے آیا۔ اور کہا کہ میں کچھ دان مانگتا ہوں۔ ارجن نے کہا کہ جو آپ مانگیں گے آپ

کو دے دوں گا۔ مگر چلنے سے باز رہنے کا اقرار ہرگز نہ کروں گا۔ تب برہمن
نے کہا کہ نہیں میں آپ کو روکتا نہیں۔ مگر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ یہ جو کنڈ
ہے۔ اس میں آپ اشنان کر کے چتا پر چڑھ جاویں۔ تب جب مہاراج
برہمن کے اس کنڈ میں غوطہ لگا کر سر نکالا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دریا
جمنا چل رہا ہے۔ اور کنارے پر سری کرشن جی مہاراج انتظاری میں
کھڑے ہیں۔ اتنے میں باہر نکل کر مہاراج کے پاؤں پر پڑ گئے۔ اور کہا
کہ دھن ہو مہاراج آپ کی مہمان کا پار نہیں پایا جاتا۔ جب واپس گھر
آئے۔ تو والدہ نے کہا کہ آج تو بڑی جلدی اشنان کر کے آپ واپس
آگئے۔ اس سے آپ مہاراج کی طاقت کا اندازہ لگا لیں۔ کہ وہ کس درجہ
کے روشن ضمیر تھے۔

یہ وہ کیمیا ہے جس کے نوش کرنے والا ایسا مست و محو ہوتا ہے
کہ اپنے حقیقی یار کا بھید ہرگز نہیں بتلاتا۔ دیکھو سرمد نے اپنا سر کٹوایا
مگر اپنے بھید کو نہ بتلایا۔ شاہ شمس تبریز نے الٹے لٹک کر کھال اتروائی
منظور کی۔ مگر اپنے راز کو افشا نہ کیا۔ اور جب خودی میں خود غرق
ہو گئے۔ انہوں نے سخت تکلیفوں کا قصد کیا۔ شداد نے بہشت بنایا
لیا۔ اور فرعون دعوائی [illegible] اپنے ساتھ ساتھ بنایا
تھا۔ دشواری نمائی کرنے پر کسی طرح نہیں [illegible]
باتوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ورنہ تجربات اور دور دراز [illegible] سے اپنے
آپ کو بچا لیں۔ ورنہ اپنی طاقت سے باہر قدم نہ رکھیں۔ اور اپنے
آپ ہی اس طاقت کا تجربہ کرتے رہیں۔ لہٰذا ہم آپ کو چند ایک
ضروری باتیں اس طاقت کی بتلاتے ہیں جن کو آپ خود تجربہ کر کے

دیکھ سکتے ہیں۔

پیشینگوئی کرنا

اول ہم مراتب عمل متناطیسی ساتوں مرتبوں کا ذکر کرچکے ہیں پس جس مرتبہ کی قوت عامل کو حاصل ہوگی۔ اُس کے مطابق وہ خود کام کرسکیگا۔ پیشینگوئی کی طاقت بیروں یعنے غایت بینی کی طاقت سے حاصل ہوتی ہے اول عامل اس کا تجربہ اس طرح کرے کہ صبح کو ایک جگہ بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ آج فلاں وقت پر مجھ کو نیند آئیگی۔ اور میں اتنی دیر تک سوونگا۔ اور فلاں شخص سے ملنے کو جاؤنگا۔ پھر ان باتوں کو بھول جائیے اور شام کو سوچے کہ صبح میں نے کس کس بات کا خیال کیا تھا۔ اگر صبح کی سوچی ہوئی باتیں پوری ہوجائیں۔ تو پھر رات کو سوتے وقت گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر خیال کرے۔ کہ فلاں شخص مجھ سے ملنے کو آئیگا۔ اور وہ مجھ سے فلاں چیز مانگے گا۔ اور فلاں دوست سے ملاقات ہوگی۔ اور وہ یہ یہ باتیں کریگا۔ پس اگر اُس سے اگلے دن یہی واقعات پیش آئیں۔ تو پھر وہ دو چار چار روز کی باتوں کا قبل از وقت خیال کرے۔ اور دیکھے کہ ان کا ظہور ویسا ہی ہوتا ہے یا کم و بیش۔ پس جب تمام باتیں بجنسہ ظہور میں آنے لگیں۔ تو پھر آئندہ برسوں کا حال

اس کو معلوم ہوجائیگا۔ جس کو وہ بطور پیشینگوئی قبل از وقت بتا سکتا ہے

دیکھو تصویر مندرجہ کو ایک شخص نہایت توجہ اور یکسوئی قلب سے آئندہ کے واقعات دیکھ رہا ہے ؎

کسی شخص کو مجسم دیکھنا

کسی شخص کو مجسم عامل دیکھنا چاہے تو بوقت شب جب تمام گھر کے لوگ اور اردگرد کے آدمی سو جائیں۔ اور کوئی آواز کسی قسم کی کان میں نہ آئے۔ تو ایک جگہ اس طرح دو زانو ہو کر بیٹھے۔ کہ گردن کا جھکاؤ کسی قدر آگے کی طرف رہے۔ اور آنکھیں بند کر کے بصورت مراقبہ شخص مطلوب کا عکس پردۂ دل کے تصور پر جما دے۔ اور خوب توجہ سے کام لیوے۔ کبھی کبھی وقت آنکھ ذرا ذرا کھول کر دیکھا بھی کرے۔ اسی طرح کئی روز تک اپنی مشق کو بلاناغہ جاری رکھے اور ذرا ذرا آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کرے۔ تو آپ کی کچھ کچھ شکل مطلوب ظاہر آنکھ کے سامنے دکھائی دیگی۔ رفتہ رفتہ زیادتی مشق سے تمام آنکھ کھولے۔ اور دیکھے کہ شخص مطلوب عین آنکھوں کے سامنے مجسم صورت میں کھڑا ہوا نظر آئیگا اگر اس سے کوئی امر دریافت طلب ہو تو اپنی قوت ارادی کو اس کے خیالی عکس میں ڈالو۔ اور ان دریافت طلب امور کا جواب لو (دیکھو تصویر) ایک عامل شخص مطلوب کے تصور میں کس انداز سے بیٹھا ہوا ہے۔

عمل حُب

شبیر قادری

دنیا میں حب یعنی کسی کو اپنا مطیع کرنا یہ نعمت بے بہا ہے جس کا دنیا میں ہر صغیر و کبیر دام گرفتہ ہے۔ مگر یہ وہ گراں قیمت جنس ہے جو بدون یکسوئی قلب کے حاصل نہیں ہوتی۔ اکثر لوگ اس نعمت گراں بہا کیلئے دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اپنے زر و مال کو کھوتے ہیں بلکہ بعض وقت جاہل لوگوں کے دام فریب میں پھنس کر ان کے کہنے پر

جنگلوں میں بھٹکتے اور مسانوں کی خاک چھانتے اور قبروں میں راتیں گذار دیتے ہیں۔ مگر حصول مدعا میں ناکامیابی اٹھاتے ہیں۔ اور بعض سوختہ دل آتش ہجر کی آگ میں جلکر جب مایوس اور نا اُمید ہو جاتے ہیں تو زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہیں۔ پس جو لوگ اس کے شائق ہیں۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ بلا تعلق کسی دیگر شخص کے وہ خود اپنے مطلوب کو روحانی طاقت سے مثل سنگ مقناطیس جو کہ لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اپنے مطلوب کو توجہ جاذبہ کی کشش سے اپنی طرف کھینچ لیں۔ ترکیب بھی اس طرح پر ہے کہ جب قمر زائد النور یعنے چندر ماں دکھلائی دیوے تو ہر روز مکان تنہائی میں اپنے مطلوب کی شکل کا تصور آنکھیں بند کرکے قریباً ایک گھنٹہ تک کریں۔ اور تصور میں مطلوب کو مجسم حالت میں اپنے روبرو دیکھا کریں۔ اگر مطلوب تک رسائی ہو۔ تو اُس کو آگاہ کردیں کہ تم خود بخود ہماری طرف بھاگتے آؤ گے اور ہمارے عمل کی تاثیر تم کو فریفتہ کردے گی تاکہ اس پر جلد اثر ہو۔ بصورت دیگر کچھ عرصہ کے بعد کامیابی ہوتی ہے۔ مگر جہاں تک ہوسکے کہ مطلوب کو طالب کی محبت اور جہت شناسی کا احوال معلوم ہو جانا چاہیئے۔ پس طالب کا تصور یہاں تک غلبہ کرے کہ اس کو چلتے پھرتے سوتے بیٹھتے بھی مطلوب کی شکل مجسم اپنے سامنے نظر آنے لگے۔ جب اس درجہ پر طالب کا تصور پہنچ جائے۔ تو پھر اس خیالی تصویر کو حرکت دیوے یعنے خیال کرے کہ اب وہ اٹھ کر چلتا ہے اور اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ غرضیکہ اس خیالی شکل کو خوب حرکت دیوے جب وہ متحرک ہونے لگے تو پھر اس کو اپنے خیال سے ساکن کرنا شروع کرے اس طرح پر کہ جب اس کو قوت خیالی سے حرکت دینے پر وہ متحرک ہو جائے

تو پھر اس کو کھڑا ہونے کا حکم دیوے۔ جب سب طرح سے دیکھے کہ مطلوب خیال کے ہم خیال ہوگیا ہے۔ تو پھر گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر مطلوب کی تصویر کا نقشہ سامنے کھینچ کر اس کو قوت اتصال یعنے اپنی طرف کھینچے اور یہ تصور کرے کہ مطلوب میری طرف آرہا ہے۔ اور مجھ سے آکر محبت و پیار کرتا ہے۔ پس اس طرح کی مشق اور پریکٹس سے چندروز میں مطلوب غافل یعنے طالب کی محبت میں بیقرار ہوکر اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائیگا۔ اور اس کا پتھر دل موم کی طرح پگھل کر پانی کے موافق طالب کی محبت میں بہ جائیگا۔ اگر طالب اپنے مطلوب کو اپنی شکل دکھلانا چاہے۔ تو رات کو جس وقت اس کا مطلوب سوتا ہو۔ طالب اپنے مقام پر یکسوئی قلب سے اپنے اندرونی جسم کو قوت خیالی کی طاقت سے مطلوب کے پاس لے جاوے۔ اس طرح روزانہ مشق کرنے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلوب اپنے طالب کی شکل خواب غفلت میں دیکھیگا اسی حالت میں طالب اپنے مطلوب کو خوفناک صورت دکھلا کر اس کو خوفزدہ کرسکتا ہے۔ دیکھو طالبان صادق کے قصے جو شب کو اپنے مطلوبوں سے مجسم حالت میں واصل ہوتے تھے۔ جب وہ جذبۂ قلبی ہے۔ کہ جس سے طالب و مطلوب بادی النظر میں دو نظر آتے ہیں۔ مگر اندرونی نظر سے دیکھنے پر دو قالب و یک جان نظر آتے ہیں۔ پس جس چیز کی خواہش ہو اس کو اپنا مطلوب بنا کر اس کے خیال میں ایسے مست و محو ہو جاؤ۔ کہ گویا وہ ہر وقت تمہارے روبرو موجود ہے اور تم اس کو یکسوئی قلب سے اپنی طرف کھینچ رہے ہو۔ تو پھر ممکن نہیں کہ وہ چیز تم کو نہ ملے۔ اس بات کا کامل یقین رکھو۔ کہ اگر تم طالب صادق ہو تو وہ چیز تم کو ضرور ملیگی۔ اگر تم نفس پرستی اور خود غرضی کے خیال سے کسی کی عصمت بگاڑنے اور اس کو دھوکا دیکر خراب کرنے کیلئے ایسے منتر کا عمل پر عمل

کرو گے۔ تو تم دین اور دُنیا میں رسوا اور بدنام اور عاقبت میں ذلیل اور خوار ہو گے خیر جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ دیکھو تصویر ذیل کہ ایک شخص اپنے مطلوب کے تصور میں کس انداز سے بیٹھا ہؤا عمل کر رہا ہے۔

بُغض کا طریقہ

بغض حب کا مخالف ہے یعنے بجائے کسی شخص کو محبت میں دیوانہ کرنے کے اس کو تکلیف دی جائے۔ اکثر لوگ بذریعہ منتر و جنتر و سحر و افسون کے کسی کی خواب بستر کرتے ہیں کسی کو تکلیف جسمانی پہنچاتے ہیں۔ دو محبوں میں رنج اور تفرقہ بھی ڈال دیا کرتے ہیں بعض لوگ دشمنوں کے دفعیہ کے لئے ایسے لوگوں سے استفسار کیا کرتے ہیں منتروں۔ جنتروں میں بھی قوت جاذبہ اُس عامل کی بھری ہوتی ہے۔ جو فوراً مؤثر ہو جاتی ہے۔ مگر زمانہ حال میں ایسے عامل ملنے مشکل ہیں۔ البتہ کتابوں سے تعویذوں کو نقل کر کے دینے والے عامل جا بجا نظر آتے ہیں۔ لیکن ان سے چنداں مفاد نہیں پہنچتا۔ لہٰذا ایسے علم کے طالب کو چاہئے۔ کہ وہ خود یکسوئی قلب سے حبس کے طریقے بیشتر بتلا دئے گئے ہیں۔ ایک جگہ پر بیٹھ کر فرضی تصویر

اپنے مخالف کی چھری یا چاقو سے زمین پر بنا دے۔ اور اس تصویر کا خیال اصل مشابہ تصویر مخالف خیال کرے۔ اور ایک چاقو ہاتھ میں لے کر اس تصویر کے پیٹ میں رکھ کر آہستہ آہستہ اس تصویر سے کہ وہ مغلوب ہو گئی ہے۔ قوت ارادی سے اُس تصویر کے پیٹ میں گاڑے یا تصور کرے کہ یہ فلاں بیماری سے بیمار ہو جائے۔ اس طرح چالیس دن تک بلا ناغہ اپنے عمل کو تاتم مقررہ پر کرتا ہے۔ تو دیکھے کہ اس کا دشمن اسی تکلیف میں مبتلا ہوگا۔ جو تصور کے زور سے اُس پر ڈالی گئی ہے اگر مخالف کو کسی مقام سے نکالنا چاہے۔ تو تصور سے اس کو شہر بدر کرے۔ اگر اس کی خواب بستہ کرنا چاہے۔ تو تصور سے اس کی آنکھوں اور دل کو حرکت دیوے۔ اگر مخالف کو دوست بنانا چاہے۔ تو اپنی قلبی محبت کا جذبہ قوت ارادی سے اس پر ڈالے۔ تو وہ شخص جلد اپنے ارادہ میں کامیابی اُٹھائیگا دیکھو تصویر ذیل کو ایک شخص اپنے مخالف کو نیست و نابود کرنے کے لئے کس انداز سے عمل کرتا ہے ؞

پس روحانی طاقت کا عامل دور دراز کی خبریں منگا سکتا ہے مفقود الخبروں کا پتہ و نشان بتلا سکتا ہے خفیف امراض کا علاج آنکھوں کے ذریعہ کر

سکتا ہے۔ جن لوگوں کو یقین نہ ہو وہ خود تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

قوتِ روحانی اور شعبدہ بازی کا مقابلہ

اس رسالہ میں قوتِ روحانی کا تذکرہ کرنے کے بعد میں نے یہ بتلا دینا بھی ضروری خیال کیا۔ کہ بعض ایسے لوگ بھی زمانہ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جو اس روحانی طاقت کے حاصل کرنے کے رستوں کو خطرناک سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں۔ اور عجیب و غریب طلسموں اور شعبدہ بازیوں سے لوگوں کو اپنا معتقد بنا لیتے ہیں۔ ان کے دو فرقہ ہیں۔ ایک تو وہ جو فلکی تاثیرات کو مدنظر رکھ کر اوقاتِ معینہ پر کوئی طلسم بنا کر اس میں عجیب و غریب تاثیر پیدا کر دکھلاتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں جو منتر ناٹک اور کرتب سے کوئی کام کر کے دکھلاتے ہیں جن کو شعبدہ باز کہا جاتا ہے۔ پس ان دونو کا مقابلہ روحانی طاقت سے جب کیا جائے۔ تو بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ یہ دونو اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں روحانی طاقت کے عامل دُنیا کو بے ثبات اور خواہشِ نفسانی کو فانی سمجھتے ہیں مگر یہ لوگ دُنیا کو اپنے باپ دادا کی زر خرید سمجھ کر خواہشِ نفسانی کو اپنا اثاث البیت بنا کر دعوائے خدائی اپنے آپ میں باندھتے ہیں اور ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت کی مثال بن کر اس دُنیا فانی سے چل دیتے ہیں۔ اور ان کے کرتب و طلسم بھی اُن کے ساتھ ہی نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نمرود نے طلسموں کے زور سے تمام جہان کو مسخر کر کے اس مصنوعی خدا نے خود غرضی کے سمندر

ہیں ڈوب کر اُس حقیقی خدا سے لڑائی کی ٹھیرائی۔ اور اپنی رہائش کے لیئے بہشت بنایا اور ایسے ایسے طلسم تیار کرائے کہ جن سے تمام روئے زمین کے حالات مانند آئینہ نظر آتے تھے جن کا ذکر ہم ناظرین رسالہ کی دلچسپی کے لیئے درج کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگ ان کو پڑھ کر مبالغہ خیال کریں گے ؎

نمرود کے ہفت طلسموں کا بیان

غیر ملک کے آدمی کے داخلہ کا طلسم

یہ اس کا پہلا طلسم تھا۔ اگر کوئی غیر ملک کا باشندہ شہر میں داخل ہوتا تو فوراً معلوم ہو جاتا کہ شہر میں کوئی غیر ملک کا آدمی اس وقت داخل ہؤا ہے۔ اس کے لیئے اس نے شہر کے باہر ایک حوض بنا کر اس کے کنارہ پر ایک سنگ مرمر کی بطخ طلسمی کھڑی کر دی تھی۔ اس کا یہ خاصہ تھا۔ کہ جب کوئی غیر ملک کا باشندہ شہر میں داخل ہوتا۔ تو وہ بطخ اس قدر چلاتی اور شور و غل مچاتی۔ کہ تمام شہر میں معلوم ہو جاتا کہ شہر میں کوئی غیر ملک کا آدمی شہر میں داخل ہؤا ہے۔ نمرود فوراً آگاہ ہو جاتا اور اس کی گرفتاری کا حکم دیتا۔ یہ طلسم محض منتظموں کی بے اعتباری کے لحاظ سے تیار کرایا گیا تھا ؎

(دیکھو تصویر ذیل کو۔)

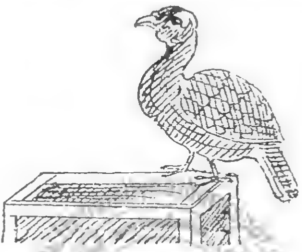

چور پکڑنے کا طلسم

یہ دُوسرا طلسم تھا۔ اور یہ صرف اِس لئے ایجاد کیا گیا تھا کہ کوئی شخص بے گناہ نہ پکڑا جائے۔ اور منتظم اُس پر ظلم نہ کریں۔ اور غیب سے ہی اس کے چور ہونے کی صدا آجائے اس کے لِئے ایک نقارہ تیار کرایا گیا تھا۔ جس میں یہ صفت تھی کہ جس شخص کی چیز جاتی۔ اُس کے کہنے پر مشتبہ آدمی اس نقارہ کے پاس کھڑے کردیئے جاتے۔ اور حکم دیا جاتا۔ کہ تم اس پر ہاتھ مارو۔ ہر ایک آدمی اس پر ہاتھ مارتا۔ مگر جب چور اُس پر ہاتھ مارتا تو اس نقارہ سے صاف آواز آتی۔ اور اس کا نام لیکر وہ پکارتا اور جو چور نہ ہوتا۔ تو وہ خاموش رہتا۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔

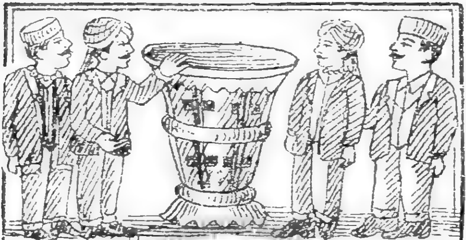

غائب کا حال معلوم کرنیکا طلسم

یہ اس کا تیسرا طلسم تھا جس سے ہزاروں کوس پر گئے ہوئے آدمی کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔ یہ طلسم اس لئے بنایا گیا تھا کہ رعایا کو بھی جوتشی یا نجومی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ اس کیلئے ایک آئینہ تھا جس نے کسی گمشدہ کو دیکھنا ہو۔ تو وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا خیال کرنے لگے اور اس کی کماحقہٗ کیفیت معلوم ہو جاتی تھی۔ دیکھو تصویر ذیل کو۔

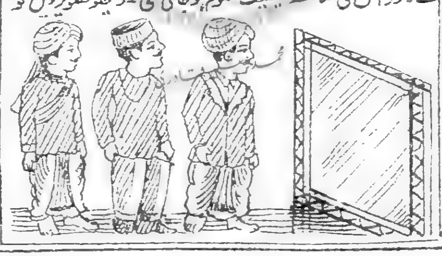

جیسا بوؤ ویسا کاٹو

یہ اس کا چوتھا طلسم تھا۔ جس سے لوگوں پر ثابت کر دیا تھا کہ جیسا کر گئے ویسا بھر دگے۔ تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نیک کاموں کی طرف دل لگائیں۔ اور یہ اس طرح پر تھا کہ نمرود نے اپنے جشن کا حوض تیار کرایا تھا۔ اس میں یہ تعریف تھی۔ کہ مشروبات کی قسم میں سے اس میں ڈال دیں۔ تو وہ سب مل کر یک رنگ ہو جاتی تھیں۔ مگر جب اس میں سے ہر ایک آدمی اپنا اپنا گلاس بھرتا۔ تو اس کے اندر وہی چیز آتی جو اس نے ڈالی تھی۔ مثلاً چند آدمیوں میں سے کسی نے اس میں دودھ اور کسی نے شربت اور کسی نے پانی اور کسی نے شہد ڈالا۔ اور وہ آپس میں ملکر مخلوط ہو گیا۔ مگر جب ہر ایک نے اپنا اپنا گلاس بھر لیا۔ تو اس کو وہی چیز ملی۔ دیکھو تصویر حوض جشن ۔

دشمن کو تباہ کرنے کیلئے

یہ اس کا پانچواں طلسم تھا جس سے یہ دشمن کو بدون مقابلہ غرق کر دیتا تھا۔ اور اس کو فوج کشی کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی اور یہ اس طرح پر تھا۔ کہ ایک چشمہ کے گرداگرد جس قدر شہر نمرود کے زیر حکم تھے۔ ان کا نقشہ کھینچا ہوا تھا۔ جس شہر کا حاکم ذرا بھی نافرمانی کرتا یا آمادہ فساد ہوتا۔ یہ فوراً اس چشمہ سے ایک نہر اُس شہر کے نقشہ پر جاری کر دیتا۔ اور پھر وہ شہر ہی معہ دشمن اور نافرمان شخص کے غرق آب ہو جاتا۔ تصویر طلسمی چشمہ نمرود

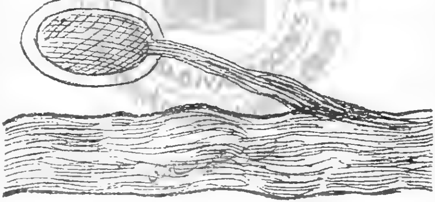

طلسمی درخت کا سایہ

یہ اس کا چھٹا طلسم تھا۔ جو اس کی بارگاہ میں لگا ہوا تھا۔ اس

درخت میں یہ خاصیت تھی۔ کہ جو شخص چاروں طرف سے آئیں۔ ان سب کو اس کا سایہ برابر یکساں پہنچے۔ اگر دس لاکھ آدمی بھی بارگاہ میں آئیں۔ تو ان کو بھی اس کا سایہ برابر پہونچ جائے۔ نمرود کا طلسمی درخت یہ ہے:-

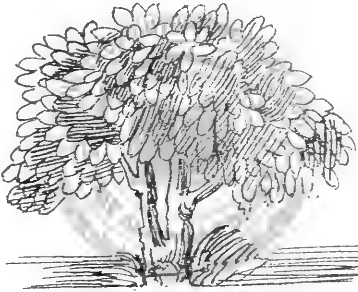

محمد شیم

درندوں سے بچنے کا طلسم

یہ نمرود کا ساتواں طلسم تھا۔ اُس نے شہر کو درندوں سے بچانے کے لئے اپنے شہر کے باہر ایک ایسی عجیب طلسمی شکل بنا کر کھڑی کر دی تھی۔ کہ جس کی تاثیر سے کوئی درندہ گزند شہر میں داخل نہیں ہونے پاتا تھا۔ نمرود کی ساتویں طلسم کی شکل

کتب میں مذکور ہے کہ نمرود کے پاس جب ایسے ایسے سامان بہم پہنچ گئے۔ تو نمرود کو خیال گذرا۔ کہ اس مصنوعی خدا کو جس کے لوگ ابھی تک قائل ہیں لڑائی کرکے اس کو مار دینا چاہئے۔ اس طلسم کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ آخر کار نمرود نے خدا سے لڑنے کیلئے ایک ترکیبی تخت بنایا۔ اور آسمان پر اُڑ کر جانے کے لئے چار گدیں (یہ ایک مُردار خور جانور ہے جو بڑا قوی ہوتا ہے) پالنی شروع کیں۔ اور جب وہ خوب شاہی کھانے کھا کر موٹی تازی ہو گئیں۔ تو ان کو بھوکا رکھ کر تخت کے پائیوں سے باندھ دیا۔ اور گوشت تخت پر بادبان باندھ کر اُن کی نظروں سے اونچا لٹکا دیا۔ اور خود تیر و کمان ہاتھ میں لیکر تخت پر سوار ہوا۔ وہ گدیں گوشت کو دیکھ کر اُوپر کو اُڑیں

دیکھو نمرود خدا سے لڑائی کرنے لگا ہے

بلندی پر پہونچ کر نمرود نے تیر چلانے شروع کئے۔ اور اپنی بہادری کے
خوب جوہر دکھلائے۔ جب پرماتما نے دیکھا کہ یہ بے ہمت ہو رہا ہے
اور اس کے دل میں اس قدر جانفشانی کے بعد بھی بیرا کھٹکا لگا رہیگا
اس وقت اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور خون برسانا شروع کر دیا۔ تب
اس کو یقین کامل ہو گیا۔ کہ میں نے خدا کو مار لیا اور اب میرے سوائے
کوئی خدا نہیں رہا۔ تو اس گوشت کو نیچے کی طرف لٹکا دیا۔ اور پھر
زمین پر باسانی اتر آیا۔ اور خدا کے مار دینے کا اعلان کرنے لگا۔
جائے عبرت ہے کہ اس سرائے فانی میں ایسے ایسے شخص رہے
جن کے پاس نامور حکیم اور قدرت ایزدی کے جاننے کے تمام علم
موجود ہوں۔ اور پھر وہ مچھر دل سے ہلاک ہو جائیں سچ ہے

در ہمہ عالم ہمہ جاری — پرتو نگن ہست ذات کبریا

تمت

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/
محمد شبیر قادری

www.freeamliyaatbookspdf.com
فری عملیات بکس
FREE AMLIYAAT BOOK'S
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محمد شبیر قادری